itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ناول

تارا تارا اُجلا

عشناء کوثر سردار

میں بولتی ہوں محبت کے لہجے میں اور...... اس کی سمجھ میں میری کوئی بات نہیں آتی۔ میں اس کی سمت تکتی ہوں تو میری ساری جان میری آنکھوں میں آن سماتی ہے اور وہ...... وہ ہے کہ ان نگاہوں کو تکنے کی جسارت ہی نہیں کرتا۔ یہ یہ کیسے ممکن ہے کامران ملک محبت ڈھونڈتی رہے اور اسے کوئی راستہ نہ ملے۔ کھوجتی رہے اور اسے کوئی چہرہ نہ ملے...... کل بھیدوں اور تمام علموں کی واقفیت رکھتی ہو اور کوئی اس کی زبان ہی نہ سمجھے یہ، یہ کیسے ممکن ہے کہ محبت تھک جائے ہار جائے ٹوٹ کر بکھر جائے اور کوئی اسے سمیٹنے والا ہی نہ ہو......

جانے کب تک تری تصویر نگاہوں میں رہی
ہوگئی رات ترے عکس کو تکتے تکتے
میں نے پھر تیرے تصور کے کسی لمحے میں
تیری تصویر پہ لب رکھ دیے آہستہ سے!

اس اعتراف محبت کی روداد جسے کوئی سننے والا نہ تھا!

''نگاہ بتا رہی ہے بہت ویرانی ہے اندر...... بے حد ویرانی...... اور شاید سب کچھ بے جان ہے۔ منظر بہت ساکت دکھائی دے رہے ہیں۔ ٹھہرے ہوئے...... منجمد...... بنجر ہے یہاں تو سب کچھ، ایک دم بنجر!''

تامیہ شاہنواز بالکل جادوئی انداز میں اپنے نازک ہاتھ کو میرے چہرے کے قریب کر کے جیسے کوئی اسم پھونک رہی تھی۔ کتنی شگفتہ سی مسکراہٹ تھی اس لمحے اس کے گداز لبوں پر...... جیسے وہ واقعی دسترس رکھتی ہو، اس کی رسائی ہر راز تک ممکن ہو۔ غیب کی کوئی نگاہ ہو اس کے پاس، جس سے وہ سارے منظر دیکھ رہی ہو اور فقط اپنے ایک اسم سے سارے منظروں کو بدلنے کی اہلیت رکھتی ہو۔

''کتنی صدیوں سے یہ عالم ہے، کتنے برسوں سے ان بے رنگ منظروں میں قید ہو ضاد الرحمٰن! وحشتوں کے کتنے غبار ہیں یہاں وہاں، کتنے منظر تو اس قدر دھول سے اٹے ہوئے ہیں کہ نگاہ باوجود کوشش کے، نہیں دیکھ پا رہی۔''

میں جیسے کوئی کھلی کتاب تھا اس کے سامنے...... جسے وہ دھیمے سے مسکراتی ہوئی حرف حرف پڑھتی جا رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com http://sohnidigest.com

itsurdu.blogspot.com

"خیر نہیں تیری اب تو۔" کہہ کر [illegible] نگاہوں میں ارسلان ہنستا چلا گیا تھا۔

"کئی پول کھلیں گے تیرے اب تو!"

حارث کا قہقہہ بھی بہت بے ساختہ تھا۔

"چلو کسی بہانے یہ معمہ حل تو ہوگا۔ تامیہ شاہنواز، لے چلو اسے جادوئی جہانوں میں...... مگر سنو واپس ضرور کر دینا، بندہ بہت قیمتی ہے بھئی۔" تانیہ ایک آنکھ دبا کر شرارت سے مسکرائی تھی اور پھر ایلیاہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دونوں ہنستی چلی گئی تھی۔

آؤ حضور تم کو ستاروں میں لے چلوں دل جھوم جائے ایسی بہاروں میں لے چلوں! کامران ملک اپنی بھونڈی آواز میں بآواز بلند گانے لگا تھا۔

"شٹ اپ، کامی!" تامیہ شاہنواز نے چہرے کا رخ موڑ کر مسکراتے ہوئے اسے ڈپٹا تھا۔

"او کے لیکن یہ کون سا طریقہ علاج ہے؟" کامران ملک مسکرایا تھا۔

"دوستی اور محبت کا...... ایک دوست جس طرح سے اپنے دوست کی دلجوئی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔" تانیہ مسکرائی تھی۔ "آئی جسٹ وانٹ ٹو ریلیکس۔" تامیہ نے کہہ کر پھر مجھے دیکھا تھا۔

"ضاد الرحمٰن بتاؤ اسے، کہاں تک ٹینشن دور ہوئی ہے تمہاری۔" اس نے میری جانب دیکھا تھا اور میں مسکرا دیا تھا۔

"تمہارے اسم سے کون انکار کر سکتا ہے۔" میرے کچھ کہنے سے قبل ہی ارسلان نے شرارت کی تھی۔

"ہے تو جادوگرنی، کبھی کبھی تو مجھ کو بھی اس پر شک ہوتا ہے جب یہ اپنی خوابناک آنکھوں سے مجھے دیکھتی ہے۔ کتنی ہلچل نہیں مچ جاتی۔ کوئی میرے دل سے پوچھے۔" حارث نے بھی اک گہرا انکشاف کیا تھا۔

میں تامیہ کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ وہ ان سب کے مذاق پر محظوظ ہوتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔

"ریئلی آئی فیل بیٹر ناؤ۔ اگر کوئی ٹینشن تھی بھی تو وہ یہاں آنے کے بعد اب نہیں رہی۔" میں نے مسکراتے ہوئے تامیہ شاہنواز کا بچاؤ کیا تھا۔

"حیرت ہے، تامیہ شاہنواز کا جادو چل گیا تھا تم؟" کامران ملک نے مسکراتے ہوئے بغور مجھے دیکھا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
انداز جتانے والا تھا۔

میں جو مسکرا رہا تھا، یکدم ہی لب بھینچتے ہوئے نگاہ پھیر گیا تھا۔

"تامیہ شاہنواز کا جادو کس پر نہیں چل سکتا...... کوئی منکر ہوگا تو دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہوگا۔" ارسلان نے مسکراتے ہوئے تامیہ شاہنواز کے شانے پر ہاتھ دھرا تھا۔

"نہیں مگر ہوتے ہیں کچھ عقل کے اندھے بھی۔ قریب کی چیزیں جنہیں نظر ہی نہیں آتیں۔" کامران ملک نے مسکراتے ہوئے ایک اور جملہ کہا تھا۔

"ہاہ...... تم ضاد الرحمٰن کو عقل کا اندھا کہہ رہے ہو؟" تامیہ نے مسکراتے ہوئے حیرت کا بھرپور اظہار کرنے کو باقاعدہ منہ پر ہاتھ دھرا تھا۔

سب ہنسنے لگے تھے اور اس مسکراتے دلربا نگاہ پیکر کی ان تمام منظروں سے کٹ کر فقط مجھ پر آن ٹھہری تھی۔

کتنی روشنی تھی ان نگاہوں میں......

جیسے کسی نے بہت سے جگنو ان میں بھر دیے ہوں......

جیسے ساری کائنات ان میں آسمائی ہو......

مگر میں بہت ہولے سے مسکراتے ہوئے کسی قدر سرسری سے انداز میں چہرے کا رخ پھیر گیا تھا۔

میری نگاہ میں اک گریز تھا، یا پھر کوئی چور...... یا پھر کسی قدر شرمندہ تھا۔

کچھ کیے پر پشیمان تھا......

شاید نہیں......

میں نے تامیہ شاہنواز کے مسکراتے چہرے پر اک نگاہ کی تھی۔ وہ اس لمحے میری جانب دیکھ رہی تھی اور میں جیسے مروتاً مسکرا دیا تھا۔

"کیا ہوا...... تم کچھ پریشان ہو؟"

دوستوں کی سنگت سے جب ہم باہر نکل رہے تھے۔ تب تامیہ شاہنواز نے بہت ہولے سے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا تھا۔ میں نے اس کی سمت دیکھا تھا پھر مسکرا دیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

''غالباً چھو منتر والا جادو کیا تھا تم نے۔'' بات مذاق میں ٹالنا چاہی تھی۔

وہ مسکرا دی تھی۔

''ہاں مگر شاید تم پر اثر نہیں ہوا۔'' جملہ کسی قدر ذو معنی تھا۔

میں اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ پھر شاید تاثر قائم رکھنے کو لبوں پر اک رسمی مسکراہٹ رکھی تھی۔

''اک کوشش اور کر دیکھو۔''

وہ جانے کیوں ہنس دی تھی۔

''کیا تم پر اثر ہو جائے گا؟'' وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کو مجھ پر جماتے ہوئے مسکرائی تھی۔

''کوشش کر دیکھنے میں حرج کیا ہے؟'' میں مسکرایا تھا۔

اور کوشش گر رائیگاں رہی تو؟'' وہ بغور مجھے دیکھ رہی تھی۔

''تو......'' مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا تھا۔ شاید تبھی میں بہت دھیمے سے مسکرا دیا تھا۔

''تو سے آگے کی داستان اتنی مشکل ہے کہ تم سے بیان ہونا محال ہے؟'' وہ مجھے دلچسپی سے دیکھتی ہوئی جیسے اس کیفیت سے محظوظ ہوئی تھی۔

میں نے لمحہ بھر کو جیسے بدمزہ ہو کر لب بھینچے تھے پھر دوسرے ہی پل مسکرا دیا تھا۔

''تم تو جادوگرنی ہو۔ کئی اسم آتے ہوں گے تمہیں...... تمہیں فکر کرنے کی ضرورت کیوں آن پڑی۔ کیا میں سمجھوں کہ ضیاء الرحمٰن کے سامنے تمہارا کوئی جادو، کوئی منتر کام ہی نہیں کرتا۔''

بات بہت سنجیدہ نوعیت کی تھی مگر میں اسے برابر مذاق میں اڑانا چاہ رہا تھا۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند رکھنا چاہ رہا تھا حالانکہ مجھ پر یہ حقیقت منکشف تھی کہ اس سے کوئی فائدہ نہ تھا۔

''ضاء الرحمٰن...... محبت کچھ نہیں دیتی، محبت کے سوا...... اور محبت کچھ نہیں لیتی، محبت کے سوا...... کبھی آزمانا چاہو تو آزما دیکھو۔ جنگلوں میں آگ کیسے لگتی ہے اور سارا منظر دھواں کیسے ہو جاتا ہے۔ کچھ چیزوں کا ادراک ان کے پوشیدہ رہنے میں ہی ہوتا ہے ورنہ...... قدر کھو جاتی ہے ضاء الرحمٰن۔ محبت کے حوالوں سے بچنے والوں کے لیے محبت کے پاس کوئی گنجائش نہیں...... جو محبت سے کتراتے ہیں، محبت انہیں خود سے محروم کر دیتی ہے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
So dont hurt to love becau
love can bear every thin
But, this hurts so ba

تامیہ شاہنواز کا لہجہ کسی قدر مدھم تھا۔ میں نے اس کی سمت نگاہ کی تھی مگر وہ اس لمحے میری جانب متوجہ نہیں تھی۔

کتنے زمانے ٹھہرے ہوئے تھے اس کے لہجے میں یا پھر......

پتا نہیں میں اس کے مزاج کے موسموں کو پڑھ پایا تھا یا کہ نہیں...... یا پھر میں نے ایسی کوئی کوشش کی ہی نہیں تھی۔ وہ تامیہ تھی...... تامیہ شاہنواز۔ جو میری نگاہ کا ہر تیور سمجھتی تھی، جو فقط اک نگاہ کر کے میرے اندر کا ہر موسم جان جایا کرتی تھی مگر میں......

شاید یہ درست نہیں تھا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مگر میں کبھی اسے اس طور جان نہیں پایا تھا۔ وجہ کیا تھی؟

''محبت کچھ نہیں دیتی محبت کے سوا اور محبت کچھ نہیں لیتی محبت کے سوا۔''

کتنے بے غرض رشتوں کی بات کر رہی تھی تامیہ شاہنواز اور میں...... شاید میں ان باتوں کو سمجھنے کی سعی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بہت سے اقدامات دانستہ اختیار کیے جاتے ہیں۔ میں بھی شاید دانستہ گریز پائی کے راستوں پر چلنا چاہتا تھا۔ دانستہ ہر منظر سے نگاہ بچانا چاہتا تھا۔

کتنی حیرت کی بات تھی۔ میں محبتوں سے خوفزدہ تھا۔ میں محبتوں سے بھاگ رہا تھا۔ کیسا بزدل تھا میں۔

میں نے تامیہ شاہنواز کی سمت نگاہ کی تھی۔ اس لمحے مجھ سے اپنا دھیان پھیرے وہ بہت الجھی ہوئی نظر آ رہی تھی مگر میرے پاس ایسا کوئی اسم نہیں تھا کہ میں پڑھ کر اس پر پھونک سکتا یا پھر ہاتھ بڑھا کر جادوئی سے انداز میں ''چھومنتر'' کا ایک ڈرامائی ورد کرتا اور اس کی تمام الجھنوں کو اپنے اس ہاتھ پر سمیٹ لیتا۔ شاید مجھے ایسا کوئی اسم نہیں آتا تھا یا پھر میں ایسا کوئی ورد کرنا چاہتا ہی نہیں تھا۔

میں نے اک اچٹتی نگاہ کی تھی اس پر۔ ونڈ اسکرین سے نگاہ ایک لمحے کو ہٹی تھی اور اس دلربا چہرے کا طواف کیا تھا۔ وہ مجھ سے یکسر بے خبر اس لمحے ڈیش بورڈ پر پڑی کیسٹیں اٹھا کر دیکھ رہی تھی، چند ثانیوں بعد اس نے

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
ایک کیسٹ اٹھائی تھی اور پلیئر ڈال دی تھی۔

How do I live without y

I want to know

How do I breathe without

If you ever go

ٹریشا ایئر ووڈ کی آواز گاڑی کے ماحول کو اپنے سنگ باندھ رہی تھی اور میں...... میرے اندر جانے کیوں غبار بڑھنے لگا تھا۔

How do i live

without you

How i ever, ever survi

جانے کیا ہوا تھا۔ میں نے یکدم ہی ہاتھ بڑھا کر پلیئر آف کر دیا تھا۔ تامیہ نے میری طرف اک نگاہ کی تھی۔ پھر جانے کیوں اس کے لبوں پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''بھاگنے سے راستے اور لمبے ہو جاتے ہیں ضادالرحمٰن۔ ساری راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ تم کیوں چاہتے ہو کہ راستے تمہارے لیے پھیلتے ہوئے جنگل بن جائیں اور تم کوئی راہ پا ہی نہ سکو۔''

وہ میری جانب دیکھ نہیں رہی تھی مگر اس کا مخاطب میں ہی تھا۔ میں نے گاڑی کو یکدم ہی بریک لگا دیے تھے۔

''تمہاری منزل آ گئی ہے تامیہ شاہنواز۔'' بہت ہولے سے میرے لب وا ہوئے تھے اور وہ بہت دھیمے سے مسکرا دی تھی۔ انداز جانے کیوں کسی قدر محظوظ ہونے والا لگا تھا۔ شاید وہ محظوظ ہی ہوئی تھی۔ میری کیفیت سے، میری بے بسی سے یا پھر...... میری چپ سے...... شاید میں اس گھڑی کسی قدر کمزور لگ رہا تھا اور......

''منزلوں کی حقیقت بہت مختلف ہے ضادالرحمٰن۔ کبھی کبھی نگاہ کے سامنے ہوتی ہے اور نگاہ سے اوجھل ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی...... قدم راستوں کی خاک ہو جاتے ہیں اور ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ لگن کو بڑھانا ضروری ہے مگر اس کے ساتھ کھلی آنکھوں کے ساتھ صحیح سمت کا تعین کرنا بھی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ منزل، راستے، سفر، سب

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

خواب ہو جائیں، خاک میں مل جائیں اور...... اور باقی کچھ بچے ہی نہ، پچھتانے کے لیے بھی نہیں۔"

میری جانب سے چہرے کا رخ پھیرے وہ دھیمے سے مسکرائی تھی اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر اتر گئی تھی۔

میں نے خاموشی سے گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔ وہ پراعتماد قدم مجھ سے بہت پیچھے چھوٹ گئے تھے۔ وہ جادوئی سراپا نگاہ سے اوجھل ہو گیا تھا اور میں اسے دیکھنا بھی کب چاہتا تھا۔ میرے اندر جانے کیوں خامشیوں کے پہرے بڑھنے لگے تھے۔ وحشتیں سر اٹھانے لگی تھیں۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر اسی عالم میں پلیئر آن کیا تھا۔

How do I live

without you

Baby you a take awa

Every good thing in my

"محبت کچھ نہیں لیتی، محبت کے سوا...... اور محبت کچھ نہیں دیتی محبت کے سوا......"

تامیہ شاہنواز کے مدھم لہجے کی کتنی ہی سرگوشیاں دبے پاؤں میرے تعاقب میں چلی آئی تھیں اور میں نے یکدم ہی ہاتھ بڑھا کر پلیئر کو آف کر دیا تھا۔

کبھی کبھی بھاگتے رہنا بھی اچھا لگتا ہے۔ شاید اس لیے کہ...... کہ اس میں کسی قدر ہمارا مفاد پوشیدہ ہوتا ہے۔

کیا نہیں تھا اس میں...... لیکن میں جانتا تھا وہ میرے لیے نہیں بنی تھی۔ وہ میرے وجود کا حصہ نہیں تھی۔ تبھی تو غافل تھا میں اس سے، اس قدر کہ...... اس کی سمت نگاہ کرنا بھی محال لگتا تھا مجھے...... یا پھر میں سرے سے اس کی جانب دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

☆......☆......☆

وہ سر جھکائے کتنی خاموشی سے اپنے اندر کے غبار کو دھو رہی تھی۔ جب کامران ملک نے بہت ہولے سے اس کے شانے پر اپنا ہاتھ دھرا تھا۔

"تم ڈس ہارٹ مت ہو، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ کوئی محبت سے کب تک بھاگ سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ فرار کے راستوں پر مسلسل گامزن ہے۔ اس کے پاؤں شل ہو چکے ہیں مگر...... کبھی کبھی خود کو دھوکہ دینے

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں بھی بہت لطف رہتا ہے۔کبھی کبھی تو دل بہت تسکین دیتی ہے۔ایسے میں جب آپ کو پتا ہو کہ آپ کتنے کمزور ہیں۔"

کامران ملک نے اسے باور کرانا چاہا تھا مگر وہ اسی طرح سر جھکائے بیٹھی رہی تھی تبھی وہ دوبارہ بولا تھا۔

"تامیہ، محبت کو آزاد منش رکھنا ہی دانش مندی ہے۔چھوڑ دو اسے آزاد اگر وہ تمہارا ہوا تو لوٹ آئے گا...... سوکوس پرے سے بھی اور......"

"اور اگر وہ نہ لوٹا تو......"

تامیہ شاہنواز نے ایک وحشت میں اپنی بھیگی پلکوں کو اٹھا کر کامران ملک کو دیکھا تھا۔کتنے خوابوں کی کرچیاں اس کی پتلیوں میں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

کامران ملک کے لیے جیسے اس کی سمت دیکھنا محال ہو گیا تھا۔بہت آہستہ سے وہ چہرے کا رخ پھیر گیا تھا پھر اسی قدر آہستگی سے بولا تھا۔

"تو بھول جانا اسے......وہ تمہارا نہیں، تمہارے لیے نہیں۔"

"کیا یہ کہنا اتنا آسان ہے کامران ملک......اتنا آسان ہے کامران ملک......اتنا آسان ہے خود کو ایسا باور کرانا......نہیں ہے مجھ میں اتنی ہمت، قطعاً بھی نہیں۔میں کوئی دلاسہ خود کو دے کر بہلانا نہیں چاہتی۔تمہاری پرابلم یہ ہے کامران ملک کہ تم نے کبھی اس طور بسر ہی نہیں کیا۔کبھی اس طور برتا ہی نہیں۔محبت آسان نہیں ہے۔اگر جانتے تو مجھے بہلاووں کی ترغیب نہ دیتے۔"

کامران ملک اسے دیکھ کر رہ گیا تھا جیسے وہ بالکل بے بس تھا اس معاملے میں، جیسے اس کے پاس واقعی کوئی حل نہ تھا مگر وہ تامیہ شاہنواز کو اس طرح بکھرتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔شاید تبھی اس کے شانے پر بہت ہولے سے اپنا ہاتھ دھرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

"چلو مان لیا محبت بہت مشکل ہے مگر سنو، میں خوش نصیب سمجھتا ہوں خود کو۔کم از کم میں بہت سکون میں ہوں اور......"

"محبت کسی اختیار سے وقوع پذیر نہیں ہوتی کامران ملک! میں نے کب کوئی پلان بنایا تھا۔کب کوئی

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اسٹرینجی وضع قطع کی تھی مگر جانے کب محبت کے ننھے ننھے خودرو پودے میرے اندر بہت ہولے ہولے سر اٹھانے لگے اور میں محبت کا وصف اختیار کرنے لگی۔ محبت مجھ پر چھانے لگی۔ مجھے اپنے رنگ میں رنگنے لگی اور میں......"

اپنی پر وحشت نگاہیں سامنے دیوار پر جمائے وہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

"یہ کیسے ممکن ہے کامران ملک...... یہ کیسے ممکن ہے کوئی کسی کو اتنا بے حساب چاہتا رہے اور اس کو اس کی خبر نہ ہو؟"

کتنا پیچیدہ تھا اس کا سوال اور کامران ملک کے پاس جیسے اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

"میں محبت ہوں، سر سے پاؤں تک محبت...... اور...... اور وہ میری سمت دیکھتا تک نہیں۔ اک نگاہ غلط انداز بھی نہیں۔ کوئی اک لمحہ نوازش کا بھی نہیں۔ اک نظر التفات بھی نہیں اور میں...... میں پھر بھی نہیں رکتی۔ پھر بھی میرے قدم تھمتے نہیں۔

میں بولتی ہو تو محبت کے لہجے میں اور...... اس کی سمجھ میں میری کوئی بات نہیں آتی۔

میں اس کی سمت تکتی ہوں تو میری ساری جان میری آنکھوں میں آن سماتی ہے اور وہ...... وہ ہے کہ ان نگاہوں کو تکنے کی جسارت ہی نہیں کرتا۔

یہ یہ کیسے ممکن ہے کامران ملک...... محبت ڈھونڈتی رہے اور اسے کوئی راستہ نہ ملے۔ کھوجتی رہے اور اسے کوئی چہرہ نہ ملے...... کل بھیدوں اور تمام علموں کی واقفیت رکھتی ہو اور کوئی اس کی زبان ہی نہ سمجھے...... یہ، یہ کیسے ممکن ہے کہ محبت تھک جائے۔ ہار جائے ٹوٹ کر بکھر جائے اور کوئی اسے سمیٹنے والا ہی نہ ہو۔

محبت کی پذیرائی نہ ہو تو محبت کیسی شکستہ ہو جاتی ہے۔ تغافل کیسے ہار جاتا ہے اسے اور......"

وہ چہرے کا رخ پھیر کر کامران ملک کی سمت تکنے لگی تھی۔

"سنو کامران ملک۔ تغافل کے موسموں میں محبت کی آبیاری مقصود ہو تو کیا سدباب کرنا چاہیے؟"

وہ اس کی سمت تکتے ہوئے اس طرح دریافت کر رہی تھی جیسے وہ تمام سوالوں کے جوابات اپنے پاس محفوظ رکھتا ہو...... مگر اس لمحے کامران ملک کے لبوں پر گہری چپ تھی۔ وہ اٹھا اور چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

شاید وہ ایک اچھی دوست کو اس کیفیت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ان کے حلقے میں تمام دوست ایک دوسرے کا

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

سکھ ہی نہیں دکھ بھی بانٹے تھے اور وہ کیا بتاتا اس کے پاس تو حوصلہ ہی نہ تھا۔ تمام دوستوں میں اگر واقف تھا تو فقط وہ...... ضادالرحمٰن کیوں گریز برت رہا تھا، وہ جانتا تھا مگر وہ کیا کہتا، تامیہ شاہنواز سے، شاید وہ بہت بے اختیار تھا۔

☆......☆......☆

اپنی جانب بڑھتی ہوئی محبت کی راہ روکنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے ہاتھوں زندگی کے دروازے آپ بند کر رہا ہو۔ میں جانتا تھا میں، ضادالرحمٰن، ایسا کر کے کچھ اچھا نہیں کر رہا تھا مگر میں کیا کرتا، جب میرا دل اس محبت کی جانب مائل نہیں تھا۔ یہ گریز، یہ تغافل دانستہ تو نہ تھا۔

یہ سچ تھا مجھے کبھی تامیہ شاہنواز سے کوئی انسیت محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں یہ سچ تھا کہ وہ میری بہترین دوست تھی۔ کامران ملک، ارسلان، حارث، ثانیہ اور ایلیاہ کی طرح...... وہ مجھے ٹھیک اسی طرح عزیز تھی جس طرح مجھے اپنے حلقے کے دیگر دوست عزیز تھے اور اس پذیرائی میں، میں کوئی ترمیم کرنا چاہتا بھی نہیں تھا۔ مجھے تامیہ شاہنواز عزیز تھی۔ مگر باقی سب دوستوں کی طرح، اس سے بڑھ کر کچھ نہیں تھی وہ میرے لیے......

ہاں اس کی آنکھوں میں محبت کے جہاں بستے تھے۔ وہ میری جانب تکتی تھی تو اک دنیا اس کی آنکھوں میں سمٹ آتی تھی۔ بولتی تھی تو اس کی ساری جاں اس کے لہجے میں سمو جاتی تھی۔ وہ محبت تھی مگر میں...... میں شاید وہ دل نہیں تھا جس کے لیے وہ دھڑکنا چاہتی تھی۔ اتنی سی بات وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی اور میں......

ایسی بات نہیں تھی کہ میں اسے زک پہنچانا چاہتا تھا۔ کسی طرح کے دھوکے میں رکھنا چاہتا تھا۔ وہ عزیز تھی مجھے مگر اس کی دل جوئی کے وصف مجھے نہیں آتے تھے۔ اس شام جب لان میں سنگی بنچ پر بیٹھا اس کے متعلق سوچ رہا تھا، وہ آ گئی تھی۔ مجھے اس طرح سر جھکائے بیٹھی دیکھ کر کسی قدر محظوظ ہوئی تھی۔ پھر بہت دھیمی سی مسکراہٹ پھیلی تھی اس کے لبوں پر......

"I know you were
thinking about me

کیسا یقین بول رہا تھا اس کے لہجے میں، میں ساکت رہ گیا تھا۔ مگر وہ اسی اطمینان سے میرے قریب کھڑی

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اپنا نازک سا ہاتھ میرے شانے پر دھر گئی تھی۔

"You want to escap

اس کی نظروں میں کتنے سوال بول رہے تھے اور میں چہرے کا رخ بہت بے تاثر انداز میں پھیر گیا تھا۔ وہ جانے کیوں ہنس دی تھی۔

"مجھے معلوم ہے تم مجھ سے خوفزدہ ہو رہے ہو مگر میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گی۔ تمہارے ہر رستے پر اپنے قدم جما دوں گی، اپنے عکس پھیلا دوں گی۔ کہاں تک بھاگ سکو گے ضاد الرحمٰن۔" وہ کتنی پر یقین تھی۔

میں نے سر اٹھا کر اسے کسی قدر ناگواری سے دیکھا تھا پھر دوسرے ہی لمحے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"پلیز تامیہ شاہنواز۔ میں کسی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں آج۔"

جانے میں نے کسے جھٹلانا چاہا تھا، اسے یا پھر خود کو......

کتنی دھیمی دھیمی پھوار برس رہی تھی، موسم کی شاید پہلی بارش تھی مگر ہم اس میں ساتھ بھیگتے ہوئے بھی اک دوجے سے کتنے انجان کھڑے تھے۔ میرا دل تامیہ شاہنواز کے لیے نہیں دھڑک رہا تھا اور وہ......

میرے انتہائی لفظوں کو سن کر وہ لمحہ بھر کو چپ ہوئی تھی۔ پھر دوبارہ اسی طرح دلکشی سے مسکرا دی تھی۔ بہت ہولے سے ہاتھ بڑھا کر میرے شانے پر دھرا تھا اور میرے چہرے کو اپنی جانب موڑ کر کسی قدر توجہ سے تکتے ہوئے بولی تھی۔

"میں محبت ہوں ضاد الرحمٰن، کہاں تک بھاگ سکو گے مجھ سے؟"

میرے کڑھنے کے انداز سے غالباً وہ محظوظ ہو رہی تھی۔

میں خالی خالی آنکھوں سے اس کے دلکش چہرے کو تکتا گیا تھا کتنے قریب تھی وہ میرے مگر کوئی احساس، کسی طرح کی کوئی لگن کیوں نہ جاگی تھی میرے اندر...... کیوں اس کا ہونا نہ ہونا میرے لیے بے معنی ہو گیا تھا۔ کیوں اس کا احساس میرے لیے مر گیا تھا۔ کتنی توجہ سے سر اٹھائے میری طرف دیکھ رہی تھی۔

"چلو کوشش کر دیکھو ضاد الرحمٰن مگر کہاں تک بھاگو گے۔ لوٹنا تو آخر تمہیں میری ہی سمت ہے۔ محبت اپنے بھگوڑوں کو بھاگنے نہیں دیتی۔ دائیں بائیں آگ لگا کر آگے اک جنگل کر دیتی ہے۔ میری آنکھوں کو غور سے

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

دیکھو، کیا تم اس کے جادو سے ناواقف ہو؟"

کتنی دلکشی تھی اس کی آنکھوں میں، کتنا یقین بول رہا تھا اس کے لہجے میں مگر میں......اسی طرح منکر کھڑا تھا، جب وہ میرے کوٹ کے کالر کو کھینچتے ہوئے کسی قدر غم سے بولی تھی۔

"چلو لکھ کر رکھ لو......اک دن پاگل نہ کر دیا تو کہنا...... یہ دن، یہ لمحہ...... یہ بھیگتا ہوا موسم،......سب گواہ ہیں میرے، ضاد الرحمٰن، پاگل کر دوں گی تمہیں۔ ڈھونڈتے پھرو گے مجھے۔ ہر سمت، اپنے چار سو۔ دیوانہ وار لپکو گے میری جانب۔ مگر تب میں تمہارے ہاتھ نہیں آؤں گی۔"

کتنی دلکش مسکراہٹ رکی ہوئی تھی اس کے لبوں پر اور میں کتنا ساکت سا تکتا چلا گیا تھا اس کی سمت اور وہ......اسی طرح مسکرا رہی تھی۔

"محبت کچھ نہیں دیتی، سوائے محبت کے......اور کچھ نہیں لیتی سوائے محبت کے۔"

اس نے بہت آہستگی سے میرے شانے پر سے اپنا نازک سا ہاتھ ہٹایا تھا۔ ہاتھ میں تھمے کالر کو چھوڑا تھا اور پھر اسی طرح مسکراتی ہوئی پلٹ گئی تھی۔

کتنی دیوانی تھی وہ...... کتنی پاگل......

اور میں......

شاید میں واقعی بدنصیب تھا، اس کے لائق نہ تھا مگر کیا کرتا، دل کے کھیل اسی طور تو بسر ہوتے ہیں۔ بے اختیاری میں، کچھ خماری میں اور میں......

میں بھی تو دیوانہ تھا کسی کا، پاگل تھا کسی کے لیے......تامیہ شاہنواز یہ بات نہیں جانتی تھی تو اس میں اس کا کیا قصور تھا۔ وہ مجھے پتھر سمجھتی تھی، پتھر کہتی تھی مگر درحقیقت...... میں خود محبت کے اک اسم سے زیر تھا اور موم ہی موم تھا......فا کہہ تو خیر جو چاہتی تھی، روا رکھتی تھی مجھ سے......

تامیہ شاہنواز مجھے پتھر جانتی تھی مگر میرا دل بھی دھڑکنا جانتا تھا، محبت کرنا جانتا تھا۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ اس محبت کی سمت مختلف تھی۔

اس شام کامران ملک آیا تھا اور کتنی دیر بیٹھا مجھے بے نقط سناتا رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

''شیم آن یو ضاد الرحمٰن جو کر رہے ہو وہ محبت نہیں ہے۔''

میں نے کسی قدر ناپسندیدگی سے اس کی سمت دیکھا تھا۔

"Stay out of this, this is not m

I knpw whatever I am doin

میرا انداز کسی قدر ریش تھا۔ کامران ملک مجھے بے یقینی سے تکتا ہوا رخ پھیر گیا تھا۔ شاید مجھے اس لمحے اندازہ ہوا تھا، تبھی قدرے توقف سے ایک گہری سانس خارج کرتا ہوا اس کی سمت پلٹا تھا۔

''دیکھو کامران ملک، میں جانتا ہوں۔ تامیہ شاہنواز کے ساتھ غلط ہو رہا ہے مگر میں نے کبھی اس کی اس معاملے میں پذیرائی نہیں کی۔ کبھی اسے اس راہ پر نہیں لایا۔ میں اس تمام معاملے میں بالکل بھی ذمے دار نہیں۔''

''تم ذمے دار نہیں ہو ضاد الرحمٰن مگر وہ...... وہ بہت بے بس ہے۔ تم دانستگی یا نادانستگی میں اسے رد کر رہے ہو، اسے ہرٹ کر رہے ہو اور کسی کو ہرٹ کرنا اچھا نہیں ہوتا۔''

''تو پھر بتاؤ مجھے کیا کروں، میں اس کی جھوٹی پذیرائی کروں جبکہ میں اسے سرے سے چاہتا ہی نہیں۔ ہاں عزیز ہے وہ مجھے، ایک دوست ہونے کے ناتے میں اس کا خیر خواہ بھی ہوں مگر...... آئی کانٹ بیئر اینی مور...... کم ازکم میں اپنی اس ہمدردی کو، سمپتھی کو اور زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھ سکتا۔ بہت مشکل ہے یہ میرے لیے۔''

میں نے مکمل طور پر سچ کہا تھا مگر کامران ملک میری طرف تکتا ہوا جانے کیوں مسکرا دیا تھا۔

''اور آسان کیا ہے تمہارے لیے ضاد الرحمٰن ایک شادی شدہ عورت سے عشق کرنا...... وہ تمہارے ساتھ ایک ایکسٹرا میریٹل افیئر کا شکار ہے۔ کیا سمجھتے ہو، مصائب سے تھکی ہاری ایک ان تھک زندگی گزارنے والی ورکنگ وومین جو تمہارے آفس میں بزنس مینجر کی پوسٹ پر کام کر رہی ہے، دو بچوں کی ماں...... فاکہہ توقیر۔ تم سے، اپنے چھبیس سالہ ایم ڈی سے کتنی کھری محبت کرتی ہے۔ وہ ایم ڈی جو اس پر دل و جاں سے فریفتہ ہے اور ہر ماہ تحفے تحائف کے نام پر قیمتی اور عالیشان چیزیں اپنی اس منظور نظر کو نذرانہ کرتا ہے "Is it love?"

اس نے میری آنکھوں میں بغور جھانکا تھا پھر مسکرا دیا تھا۔

"If it is love it is so cheep and disgu

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں نے اس کے زہر خند انداز پر اسے دیکھا تھا پھر جانے کیوں بہت اطمینان سے مسکرا دیا تھا۔

"تم ایسا اس لیے کہہ رہے ہو نا کہ تمہارا اپنا دل تامیہ شاہنواز کے لیے دھڑکتا ہے؟"

میں نے اس کی دکھتی نبض پر جیسے ہاتھ دھرا تھا۔ وہ چونکا تھا پھر مسکرا دیا تھا۔

"تو کیا؟" میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے دیکھا تھا۔ "اگر یہ محبت ہے تو میں اس پر شرمندہ نہیں۔ آئی لو ہر۔ ریئلی آئی لو ہر۔ وہ ہے ہی اتنی اچھی...... کسی کو بھی اس سے پیار ہو سکتا ہے۔ محبت سے محبت کیسے نہیں ہوگی؟ تامیہ شاہنواز محبت ہے ضاد الرحمٰن...... اور میں کم از کم محبت سے منکر ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ محبت اپنے شکار کو بھاگنے نہیں دیتی۔ پنجے گاڑ کر پکڑ لیتی ہے، جکڑ لیتی ہے اور میں کچھ اتنا بھگوڑا بھی نہیں، نہ ہی یہ قید کچھ اتنی بری ہے۔ کم از کم میں یہ بات تو جانتا ہوں کہ میں محبت کر رہا ہوں۔ ایک سیدھی اور سادی محبت، بنا کسی غرض کے، بنا کسی مطلب کے، ایک سیدھی سادھی معصوم لڑکی سے ایک خالص محبت...... تو پھر کیا ہوا کہ وہ محبت یکطرفہ ہے یا دوطرفہ؟"

کامران ملک کا لہجہ کیسا بے خوف و خطر تھا۔ جیسے اسے نتائج کی واقعی کوئی پرواہ نہیں تھی جیسے وہ واقعی ان رسمی قسم کی باتوں سے بے بہرہ ہو گیا تھا۔ کیسی چمک تھی اس کی آنکھوں میں۔ شاید یہ روشنی محبت کی تھی اور میں...... کیسا ساکت سا اس کی سمت دیکھتا جا رہا تھا جب اس نے دو قدم آگے بڑھ کر میرے شانے پر اپنا ہاتھ دھرا تھا اور پھر اسی قدر آہستگی سے گویا ہوا تھا۔

"تمہیں نہیں معلوم ضاد الرحمٰن تم کیا گنوانے جا رہے ہو۔ کاش تمہیں اندازہ ہو سکے۔"

کسی قدر پر افسوس انداز میں وہ بول کر پلٹا تھا اور چلتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

کیا ہو رہا تھا یہ، کیا کر رہے تھے سب میرے ساتھ...... میں نے ہاتھ مار کر ٹیبل پر دھرا قیمتی گلدان چکنا چور کر دیا تھا۔ شاید میرا اپنا ہاتھ بھی زخمی ہو گیا تھا مگر مجھے پروا نہیں تھی۔ اپنی ذاتی اور نجی زندگی میں کسی دوست کی اس درجہ مداخلت، مجھے اچھی نہیں لگی تھی اور اس کے لیے میرا احتجاج بہت بھرپور تھا۔

☆......☆......☆

اس روز ہم سب دوست ساحل پر تھے۔ جب وہ ایلیا اور تانیہ کے ساتھ بال کھیلتے ہوئے، لہروں کے سنگ

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

متواتر کھیلتی ہوئی مجھے گاہے بگاہے پرشرارت نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ کبھی جھک کر لہروں کا پانی اچھال دیتی تھی تو کبھی وہ بال جان بوجھ کر میری جانب لڑھکا دیتی تھی۔

ہم سب دوست بچپن سے ساتھ تھے۔ اب جبکہ ہم اپنی اپنی پیشہ وارانہ زندگیوں کا آغاز کر چکے تھے تب بھی وہ نشستیں ختم نہ ہوئی تھیں۔ ہم اب بھی وقت نکال کر سب دوست ملتے تھے اور خوب انجوائے کرتے تھے۔ ٹھیک اس طرح جس طرح کالج یا اسکول میں کرتے تھے۔ ان لمحوں میں ہم بالکل بچے بن جایا کرتے تھے اور اس کا بھی اپنا ہی ایک لطف تھا جس طرح ابھی حارث، کامران ملک اور ارسلان ریت پر بیٹھے مسکراتے ہوئے گا رہے تھے۔

دل چاہتا ہے!
کبھی نہ بیتے چمکیلے پل
ہم رہیں سدا
یاروں کے سنگ!

میں گھٹنے ریت پر ٹکائے مسکراتا ہوا فقط ہولے ہولے تالیاں بجاتے ہوئے ان کا ساتھ دے رہا تھا۔ جب میری نگاہ قدرے فاصلے پر بال کھیلتی ہوئی ایلیا، تانیہ اور تامیہ شاہنواز پر پڑی تھی۔ تامیہ شاہنواز کے چہرے کا رخ میری جانب تھا اور لہروں کی سمت اس کی پشت تھی جب ایلیا نے اس کی سمت بال اچھالا تھا۔ وہ اپنی پوری دلربائی اور رعنائی کے ساتھ مسکراتی ہوئی قدم پیچھے کی سمت اٹھا رہی تھی۔ میں جانتا تھا، وہ بہت بہترین سوئمر تھی مگر اس لمحے جب اس کا پاؤں لڑکھڑا رہا تھا اور وہ ایک اونچی لہر کی زد میں آ کر بے قابو ہونے لگی تھی۔ میں نے ایک لمحے میں اس کی جانب پیش قدمی کی تھی۔

ساحل پر بیٹھے تمام دوست اس واقعے پر چونک گئے تھے اور میں لہروں کے سنگ بہتا ہوا اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

پتا نہیں وہ کوئی مزاحمت کیوں نہیں کر رہی تھی حالانکہ وہ ایک بہترین سوئمر تھی مگر اس لمحے جیسے وہ قطعی نابلد نظر آ رہی تھی۔ لہروں کا تیز بہاؤ اس کے وجود کو اپنے سنگ بہائے لے جا رہا تھا اور اس کیفیت پر جانے کیوں میرا دل

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

جیسے مٹھی میں آ گیا تھا۔ میں نے ہاتھ پاؤں تیزی سے چلاتے ہوئے فاصلے کیے چاہے تھے اور بالآخر اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیا تھا۔

اور تھوڑی دیر بعد جب میں اسے لے کر پانی سے باہر نکل رہا تھا۔ وہ بالکل نڈھال ہو رہی تھی۔ میں نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے اس کا زرد پڑتا چہرہ دیکھا تھا۔ تمام دوست اس کیفیت پر پریشان ہوا تھے تھے۔ میں دیوانہ وار اسے جھنجھوڑنے لگا تھا۔ اس کے جسم سے اضافی پانی نکالا تھا۔ تبھی وہ کھانسنے لگی تھی۔ اس کی کھلتی آنکھیں دیکھ کر جیسے میری جان میں جان آئی تھی۔

"تھینک گاڈ!" میں نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔

تامیہ شاہنواز نے اپنی آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا تھا۔ شاید مجھے اپنے قریب دیکھ کر اس کی آنکھوں میں کسی قدر حیرت سمٹ آئی تھی۔ شاید وہ حیران تھی مگر میں یکدم ہی وہ جگہ چھوڑ کر اٹھا تھا اور چلتا ہوا دور جا رکا تھا۔

میں نے اسے خاموشی سے دیکھا تھا جب وہ بہت دھیمے سے مسکرا دی تھی۔

"تھینکس!" وہ جیسے اس گھڑی مشکور نظر آ رہی تھی۔

"اٹس اوکے۔" میں نے بہت ہولے سے اس مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا تھا۔

تامیہ شاہنواز کی آنکھوں کی روشنیاں جگمگا اٹھی تھیں۔

"تم نے کوئی مزاحمت کیوں نہیں کی؟"

میں نے دریافت کیا تھا جب اس کے کھلتے ہوئے چہرے کی مسکراہٹ ایک پل میں غائب ہوئی تھی۔ پھر دوسرے ہی پل وہ مسکرا دی تھی۔

"تمہاری وجہ سے۔" اس کا لہجہ بہت مدھم تھا۔

"میری وجہ سے؟" مجھے جیسے اس کے پاگل پن پر حیرت ہوئی تھی۔

"ہوں...... میں تمہیں یہ موقع دینا چاہتی تھی۔"

"کیسا موقع؟" میں چونکا تھا۔

وہ مسکرا دی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"ضاد الرحمٰن میں جانتی تھی تمہیں کسی طرح کا کوئی گلہ نہ ہے۔"

"کس طرح کا گلہ؟"

"کہ تم نے مجھے بچانے کی سعی نہیں کی۔"

"اور اگر میں ناکام ہو جاتا تو۔" میں کسی درجہ حیرت سے اس کی بے وقوفی کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا تھا۔ پھر شانے اچکا دیے تھے۔

"تم نے جان بوجھ کر خود کو مصیبت میں کیوں ڈالا؟" میں نے برہمی کا اظہار کیا تھا۔

"تمہاری وجہ سے۔" وہ اب کے ہنس دی تھی۔ "میں دیکھنا چاہتی تھی تم کتنے اچھے سوئمر ہو۔ یہ قدم میرے لیے کہاں تک اٹھنے کی سعی کر سکتے ہیں۔ یہ مضبوط ہاتھ مجھے تھامنے کو کس قدر آگے بڑھ سکتے ہیں اور......"

"شٹ اپ تامیہ۔" میں نے کسی قدر مدھم انداز میں اسے ڈپٹا تھا مگر وہ ہنس دی تھی۔

"وہاٹ شٹ اپ...... سچ کہہ رہی ہوں۔ اگر تم مجھے بچانے نہ آتے تو میں انہی لہروں کے سنگ ہوا ہو جاتی اور تم باقی ماندہ ساری زندگی ان ساحلوں کی ریت پر بھٹکتے ہوئے گزار دیتے اور......"

"شٹ اپ تامیہ...... بند کرو یہ پاگل پن۔ ایسا کوئی جوگ نہیں لینے والا میں۔"

میں نے باور کرایا تھا مگر وہ دلکشی سے مسکراتی ہوئی مجھے تکتی رہی تھی۔

"جوگ تو تم لوگے ضاد الرحمٰن۔" وہ پر یقین تھی۔

"ہاں مگر تمہارے لیے نہیں۔" میں نے کسی درجہ کٹھور لہجے میں کہا تھا۔

"پھر کس کے لیے؟" وہ اپنی جگنوؤں سے بھری آنکھیں مجھ پر ٹکاتے ہوئے محظوظ ہوتے ہوئے دریافت کر رہی تھی۔

میں خاموشی سے اس کی سمت تکتا رہا تھا۔ جانے کیوں میں اس لمحے اسے کوئی جواب کیوں نہ دے سکا تھا اور وہ......

"میں ان آنکھوں کو کھوج رہی ہوں ضاد الرحمٰن پڑھ رہی ہوں ان آنکھوں کو۔ جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں؟"

"کیا؟" میرا اپنا لہجہ جیسے میرے لیے اجنبی تھا۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"یہ آنکھیں مجھے اس دن ضرور ڈھونڈیں گی، اپنے اردگرد، اپنے چار سو، یہاں وہاں۔ ادھر اُدھر اور......"

"اور تم پاگل ہو تامیہ شاہنواز۔"

میں نے اسے ڈپٹا تھا مگر وہ مسکرا دی تھی۔

"جانتے ہو تم بے خوف و خطر میرے لیے سمندر میں کیوں اترے؟

"Because you care about m

"ہاں مگر بس ایک دوست کی حیثیت سے۔" میں نے باور کر دیا تھا۔

"چلو آج کے لیے یہ بہلاوا اچھا ہے۔"

وہ مکمل طور پر مطمئن تھی۔ بہت دھیمی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی اور میں...... کتنا ساکت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"کل کے اندیشے اپنی فکر آپ کر لیں گے تمہیں اس کی ضرورت نہیں مگر سنو یہ آنکھیں کہہ رہی ہیں یہ مجھے کھونا نہیں چاہتی۔ یہ مجھے گنوانے سے خوفزدہ ہیں۔ بہت ڈر چھپا ہوا ہے ان میں، حیرت ہے تم اپنی ہی آنکھوں کی زبان نہیں سمجھتے۔"

"تامیہ شاہنواز کیا تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں اب اپنے انہی ہاتھوں سے اٹھا کر اس گاڑی سے باہر پٹخ دوں؟" میں نے کسی قدر تپے ہوئے انداز میں کہا تھا اور وہ ہنستی چلی گئی تھی۔

مجھے اس لڑکی کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ کتنا تغافل برتتا تھا میں۔ کس درجہ روڈنیس کا مظاہرہ کرتا تھا لیکن اس پر کسی طرح کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا تھا جیسے......

پتا نہیں وہ اس طرح کا رویہ اختیار کر کے مجھے زچ کرنا چاہتی تھی یا پھر خود کو کوئی دھوکہ دینا چاہتی تھی۔ بہر حال مجھے اس کی کوئی پروا نہیں تھی مگر مجھے اس کا متواتر آگے بڑھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ میں اس سے کسی طرح کی لگاوٹ کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا، مگر ایک دوست ہونے کی حیثیت سے مجھے اس طرح تغافل کا نشانہ بنانا بھی اچھا نہ لگتا تھا۔ میں فاکہہ توقیر سے محبت کرتا تھا۔ تو کیا ہوا وہ دو بچوں کی ماں تھی...... تو کیا فرق پڑتا تھا کہ وہ میرے ہی آفس میں میری ماتحت تھی۔

محبت کب دیکھتی ہے کچھ، جو میں دیکھتا...... مجھے اس کی دلکشی کے علاوہ اور کچھ دکھائی دیتا ہی نہ تھا۔

http://sohnidigest.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کامران ملک فقط یہ بات جانتا تھا۔ وہ بھی اس لئے کہ میں نے خود نہیں بتایا تھا۔ ایک دن اس نے مجھے اس کے ساتھ شنگریلہ میں دیکھ لیا تھا اور اس کے بعد سے وہ کتنی کوششیں کرتا رہا تھا مجھے فاکہہ توقیر سے دور رکھنے کی۔ کتنی بار مجھے سمجھایا تھا۔ شاید وہ میرا خیر خواہ تھا۔ اس نے اس بات کو عام نہیں کیا تھا، وہ ان تمام دوستوں میں میرے سب سے زیادہ قریب تھا اور تامیہ شاہنواز کے بھی۔ شاید وہ ہم دونوں کے بے حد قریب تھا، تبھی کوئی راہ ہموار کرنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا، ایسا ممکن نہیں تھا۔ وہ ہم دونوں کے ساتھ مخلص تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ دل ایسے نہیں ملتے......

دلوں کے ملنے کے اسباب کچھ اور ہوتے ہیں۔ کچھ اور وصف درکار ہوتے ہیں......

کچھ اور ماحول چاہیے ہوتا ہے...... کچھ اور موسم......

اور تامیہ شاہنواز کے ضمن میں کوئی شے بھی حق میں نہ تھی۔ نہ موسم، نہ ماحول نہ ہی دل......

اور کوئی زبردستی کہاں کرسکتا ہے۔ یہ کھیل تو بہت بے اختیاری کے ہوتے ہیں۔

موسم ان دنوں اسی طرح خاموشی سے دبے پاؤں گزر رہے تھے جب ارسلان نے ایلیاہ کے ساتھ شادی کی خبر سنا کر ہم کو بہ یک وقت حیران کردیا تھا۔ حالانکہ ہم سب جانتے تھے کہ ارسلان کہیں اور انٹرسٹڈ تھا اور ایلیا...... ایلیاہ کی تو انگیجمنٹ کسی اور سے ہوگئی تھی۔ ان دونوں کے درمیان تو ایسا کوئی چکر تھا ہی نہیں پھر اچانک دبے پاؤں کیسے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ شاید بے دھیانی میں دونوں الگ الگ سمتوں میں چل رہے تھے اور جب اس بات کا ادراک ہوا تھا تو دونوں نے اپنی سمت تبدیل کرنے میں دیر نہیں کی تھی۔

"یہ فیصلے اوپر درج ہوتے ہیں کہیں، حالانکہ میں نے ایلیاہ کو اتنی قریب اور ایک عرصے کی شناسائی کے باوجود کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا تھا۔"

ارسلان سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتا ہوا بہت مسرور سا مسکرا رہا تھا اور میں اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ ارسلان نے بہت ہولے سے میرے ہاتھ پر ہاتھ دھرا تھا۔

"یار ضاد الرحمٰن، زندگی بڑی بے معنی لگتی ہے کسی سمت کے بغیر، اسپیشلی محبت کے بغیر...... میں نہیں جانتا ہم دونوں کو اک دوجے سے محبت کیسے ہوئی مگر میں اتنی بات جانتا ہوں، اس سے قبل میں کبھی اتنا خوش نہیں تھا۔

http://sohnidigest.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میرے اندر اتنا اطمینان کبھی نہ تھا اور میں نے خود کو کبھی اتنا مسرور محسوس نہیں کیا تھا۔ بہت دلکشی اتر آئی ہے ان دنوں میرے اندر...... اک جہاں آن سمایا ہے محبتوں کا...... دور تک پھیلی ہوئی وسعتیں مجھے محبت کے ہونے کا یقین دلاتی ہیں اور میں...... اتنا خوش ہوں کہ شاید اس سے قبل میں نے خود کو اتنا خوش کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔

''اور تمہارا وہ گزشتہ کا افیئر؟''

میں نے بہت آہستگی سے دریافت کیا تھا۔ اور ارسلان کھلکھلاتا چلا گیا تھا۔

''محبت نے پانی پھیر دیا میرے دوست۔''

''محبت اس قدر اچانک...... اور وہ اس سے قبل تمنا ظفر کے ساتھ کیا معاملہ تھا؟''

''شاید دھوکہ...... شاید جسٹ کرشنگ...... لٹل کرش یا پھر فقط کوئی بہلاوا...... اور یہ مجھے تب پتا چلا جب ایلیاہ نے ایک دن مجھے بتایا کہ وہ اپنی منگنی سے خوش نہیں ہے کیونکہ وہ دل سے اس رشتے کو قبول نہیں کرتی۔''

''تو کیا ایلیاہ تمہارے ساتھ؟''

میں نے جاننا چاہا تھا اور وہ سگریٹ کا ایک گہرا کش لگاتے ہوئے مسکرا دیا تھا۔

''ایسی کوئی ٹیپکل محبت ہمارے درمیان واقع نہیں ہوئی ضاد الرحمٰن۔ شاید ہمارے درمیان جو انڈر سٹینڈنگ تھی، وہ اس کا باعث بنی۔ وہ اپنی موجودہ منگنی سے خوش نہ تھی اور میں...... میں بھی صحراؤں کی خاک چھانتے ہوئے تھک چکا تھا اور تب وہی ایک لمحہ تھا جب ہم نے فیصلہ کیا کہ ہمیں ساتھ چلنا چاہیے۔ اک ساتھ، ایک راہ پر۔''

''اور محبت؟''

میں نے بہت ہولے سے دریافت کیا تھا۔ ارسلان ہنس دیا تھا۔

''ضاد الرحمٰن تم نے کبھی غور سے ایلیاہ ظہیر کو دیکھا ہے؟ اس لڑکی سے کیسے محبت نہیں ہو سکتی؟ کیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی اسے دیکھے اور اپنا آپ نہ ہار دے۔ وہ تو محبت ہے ضاد الرحمٰن سرتاپا محبت۔ اور محبت سے کون منہ موڑ سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ میں نے پہلے کبھی اسے اس زاویہ سے دیکھا نہ تھا۔ غافل، یہاں سے وہاں، آوارہ سا بادل بنا بھٹکتا رہا تھا مگر ایلیاہ ظہیر نے میری نگاہ کو سمت دے دی۔ میری زندگی کو اک نیا موڑ دے دیا اور میں نے

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
پابند ہونے کا فیصلہ کرلیا۔"

ارسلان بہت مسرور تھا اور میں، میں جانے کیوں حیران تھا۔ شاید یہ ساری کہانی، یہ سارا معاملہ میری سمجھ سے بالاتر رہا تھا۔

اور پھر...... پھر یوں ہوا تھا کہ ارسلان اور ایلیاہ کی شادی کی رسمیں ہونے لگی تھیں۔ ہمارے گروپ سے یہ پہلا جوڑا تھا جو کسی نئے بندھن میں بندھنے جا رہا تھا۔ یعنی ہم سب میں وہ دونوں نئے رجحان کا باعث بنے تھے، ایک اہم ترین فیصلہ لے کر، پہلا جوڑا تھا جو اپنی پریکٹیکل لائف اسٹارٹ کرنے جا رہا تھا۔ شاید وہ واقعی اپنے فیصلے پر بہت خوش تھے۔ ان کے چہرے اس بات کے عکاس تھے اور میں، ہاں میں بھی اپنے دوستوں کی اس خوشی میں خوش تھا۔ مجھے بھی اچھا لگ رہا تھا مگر......

میں کامران ملک کے ساتھ کھڑا تھا۔ جب تامیہ شاہنواز کو میں نے اپنی سمت بڑھتا ہوا دیکھا تھا۔ کامران ملک دانستہ اس مقام سے ہٹ گیا تھا۔

وہ دلکشی سے مسکراتی ہوئی، مجھے بغور دیکھتی ہوئی شاید اس لمحے واقعی خوبصورت لگ رہی تھی۔ میں نے اپنے چہرے کا رخ پھیرنا چاہا تھا مگر اس نے بول کر میری ساری توجہ اپنی جانب مبذول کروالی تھی۔

"ضاد الرحمٰن دیکھو موسم بدل رہے ہیں۔ ہواؤں میں محبتوں کی مہک بسی ہوئی ہے۔ کتنی سوندھی سوندھی خوشبو پھیلی ہوئی ہے چار سو۔ کیا ایسے میں تمہارا دل کچھ نہیں کہہ رہا؟"

کتنی شرارت تھی اس کی آنکھوں میں، اس لمحے شاید وہ مجھے جان بوجھ کر چھیڑ رہی تھی یا پھر...... پھر کوئی ذہنی رو بھٹکی ہوئی تھی اس کی...... میں جان نہ پایا تھا مگر اس نے اپنا نازک سا ہاتھ بڑھا کر ہتھیلی کو یکدم پھیلا دیا تھا۔

میں کسی قدر حیرت سے اس کی جانب تکنے لگا تھا جب وہ بہت دھیمے سے مسکرادی تھی۔

"بدھو تمہیں ہاتھ نہیں دکھا رہی۔ میں جانتی ہو تم جوتشی نہیں ہو۔ ہو بھی کیسے ہو سکتے ہو۔ تم جیسے عقل کے اندھے عشق سے ایکسپٹ بھی کیا کیا جا سکتا ہے۔"

"تامیہ!" میں نے اس کے منہ پھٹ ہونے پر احتجاج کیا تھا مگر وہ مسکرادی تھی۔

"او کے...... نہیں کہتی برا بھلا مگر سنو یہ مہندی تو لگا دو ذرا میرے ہاتھ پر۔" شوخ لہجے میں عجب فرمائش تھی۔

http://sohnidigest.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں بری طرح چونکا تھا مگر اس نے کون میرے ہاتھ میں تھما دی تھی۔

''شاباش جلدی کرو۔ مجھے اور بھی بہت سے کام نمٹانے ہیں۔ ابھی مہندی کی رسم کے لیے کئی اہم ترین کام پڑے ہوئے ہیں اور وقت بہت کم ہے میرے پاس۔''

وہ اس طرح بول رہی تھی جیسے معمول کے کسی واقعے کا ذکر رہی ہو اور میں کون ہاتھ میں لیے کس درجہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ شاید شرارت پر مائل تھی۔ کیسی دلربائی اس کے چہرے پر رکی ہوئی تھی۔

''لگاؤ بھی نا۔ کوئی بیل بوٹا ہی بنا دو...... کچھ اور نہیں تو اپنا نام ہی لکھ دو۔''

وہ مسکراتی ہوئی گویا ہوئی تھی مگر میں اسی طرح ساکت رہا تھا۔

''ضاد الرحمٰن وقت نہیں ہے میرے پاس۔ شاباش جلدی کرو۔'' اس نے جیسے ضد کی تھی۔

''مجھے نہیں آتا یہ سب۔'' میں نے یکدم ہی سب کچھ رد کر دیا تھا۔

''تو پھر کیا کروں میں؟ بھئی کرو گے نہیں تو آئے گا کیسے؟ چلو شاباش کوشش کرو، سیکھ جاؤ گے جلد ہی، کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ کون کو اپنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے تھامو اور میری ہتھیلی پر لگا دو۔''

''تامیہ آئی کانٹ ڈو ڈیٹ۔ مجھ سے نہیں ہو سکے گا یہ۔ بہت مشکل ہے یہ۔'' میں نے تامل برتا تھا۔

''ہو تو تم سے کچھ بھی نہیں سکتا۔ ضاد الرحمٰن۔'' وہ جیسے کوئی طنز کرتی مسکرا رہی تھی۔

''خیر یہ اتنا مشکل نہیں ہے۔ شیریں نے تو فرہاد سے نہر کھودنے کی فرمائش کر دی تھی اور اس نے اس فرمائش کو پورا بھی کر دیا تھا۔ مانا تم اتنے سچے پکے عاشق واقع نہیں ہوئے ہو مگر کسی قدر تو چاہتے ہو نا مجھے۔ سو شاباش Lets start now۔

کتنے سرسری سے انداز سے وہ گویا تھی اور اس کی جگنوؤں سے بھری وہ آنکھیں کس درجہ شرارت پر مائل تھیں، اس لمحے جیسے وہ مجھے مشکل میں ڈال کر بہت محظوظ ہو رہی تھی۔

''ایلیاہ سے لگوا لو۔'' میں نے مشورہ دیا تھا۔

''مایوں بیٹھی ہوئی ہے وہ۔''

''اور تانیہ؟''

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"مصروف ہے وہ۔"

"اور تم؟"

"ہاں میں فارغ ہوں مگر فقط تمہارے لیے۔ آئی مین اس ضروری کام کو نمٹانے کے لیے۔"

"پارلر چلی جاؤ۔" ایک اور مشورہ دیا تھا۔

"وقت نہیں ہے!" اس نے بے فکری سے شانے اچکائے تھے۔ "بائے دی وے، جان کیوں مشکل میں پھنس گئی ہے تمہاری، فقط مہندی لگانے کو کہہ رہی ہوں تمہیں، شادی رچانے کو تو نہیں۔" وہ شرارت سے مسکرا رہی تھی۔ اور تب میں نے اس کی سمت بغور تکتے ہوئے اس کا نازک سا ہاتھ اپنی آہنی گرفت میں لے لیا تھا۔

"آہستہ ذرا۔ ایک نازک لڑکی کا ہاتھ ہے۔" وہ چڑانے والے انداز میں مسکرائی تھی۔

میں نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کون کو تھام کر اس کی ہتھیلی پر آڑی ترچھی لکیریں لگانا شروع کر دیں۔ سخت الجھا ہوا تھا میرا دماغ! جانے کیوں۔ حالانکہ ایسی تو کوئی بات ہوئی ہی نہ تھی۔ سب کچھ حسب معمول اپنی جگہ تھا معمول پر تھا۔ کوئی نیا واقعہ نہ ہوا تھا۔ کوئی نیا حادثہ نہ ہوا تھا اور......

میرا ہاتھ رکا تھا۔ شاید میں نے مہندی لگانے کا وہ سلسلہ موقوف کر دیا تھا جب تامیہ نے میرے ہاتھ سے بہت ہولے سے اپنا ہاتھ نکالا تھا۔ اپنی ہتھیلی کو وہ دیکھتی ہوئی کس قدر چونکی تھی پھر نگاہ اٹھا کر میری جانب کسی قدر حیرت بھری پر نظروں سے دیکھا تھا۔

میں اس لمحے سراسیمہ سا تھا۔ ذہن عجب الجھا ہوا تھا تبھی اس کی کیفیت پر غور نہ کر سکا تھا مگر جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کا رخ میری جانب پھیرا تھا۔

میں ساکت رہ گیا تھا۔ اس ہتھیلی پر میرے ہاتھوں سے کچھ اور نہیں فقط "ZZAD" لکھا ہوا تھا۔

تامیہ شاہنواز کی آنکھوں کی چمک سوا ہو گئی تھی۔ ان جگنوؤں کی روشنی اور بھی بڑھ گئی تھی۔ میں ساکت تھا جب وہ دھیمے سے مسکرائی تھی اور پھر اسی طرح مجھے ساکت چھوڑ کر پلٹی تھی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

کیا ہوا تھا یہ......

کیا ہوا تھا......

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کچھ سمجھ میں نہ آیا تھا۔ ذہن کس قدر الجھا ہوا تھا میرا۔ یہ میں نے کیا لکھ دیا تھا تامیہ شاہنواز کے ہاتھ پر.......
کیا دانستہ...... یا پھر بے خیالی میں؟ سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا مگر میں چونک ضرور گیا تھا۔ بہت ساکت سا رہ گیا تھا میں۔

جانے کیا حقیقت تھی۔ میں جتنا بھاگنا چاہتا تھا، جتنا بھاگتا تھا، میں تامیہ شاہنواز کو اپنے اتنے ہی قریب پاتا تھا اور...... یہ کس لیے تھا۔ میں نہیں جانتا تھا مگر میں تامیہ، شاہنواز سے بہت دور ضرور نکلنا چاہتا تھا۔ اس کے سائے بھی دور بھاگنا چاہتا تھا...... کیوں؟ شاید اس لیے کہ وہ میری بہترین دوست تو تھی مگر میں اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔

مگر اس میں اس قدر خوفزدہ ہونے والی بات کیا تھی......

کیوں اس قدر خوفزدہ تھا میں اس سے......

اس کی بے تحاشا محبت مجھے خوف میں مبتلا کیوں کر دیتی تھی۔ اس کی جگنوؤں سے بھری آنکھیں مجھے پریشان کیوں کر دیا کرتی تھیں۔ میں نہیں جانتا تھا مگر مجھے اس کی آنکھوں کی وہ پھوٹتی روشنی ڈسٹرب ضرور کرتی تھی۔ اس کا پریقین لہجہ میرے اندر اک آگ ضرور لگا دیا کرتا تھا اور میں اس سے دور نکلنے کے جتن سوچنے لگتا تھا۔ کبھی کبھی شاید محبت بھی خوفزدہ کر دیتی ہے اور مجھے بھی تامیہ شاہنواز کی محبت بہت خوفزدہ کر دیتی تھی۔

ایلیاہ اور ارسلان کی شادی انجام پذیر ہو گئی تھی۔ مگر ہوا یوں تھا کہ میں ان قربتوں سے دور نکلنے لگا تھا۔ ان نشستوں سے دور بھاگنے لگا تھا۔ دوستوں کی وہ سنگت، وہ ہمراہی اب مجھے جیسے کاٹنے کو دوڑتی تھی مگر اس درجہ کٹ کر رہنا بھی جیسے ناممکن تھا میرے لیے......

اس شام جب میں نیٹ سرفنگ کر رہا تھا، وہ آ گئی تھی۔ میرے مقابل کھڑی مجھے تکتی رہی تھی۔ میں دھیمے سے مسکرا دیا تھا۔

''کیا ہوا؟ بھاگ رہے ہو مجھ سے؟'' ان جگنوؤں سے بھری آنکھوں کی جوت اس روز کچھ بجھی بجھی سی تھی۔

میں نے اسے دیکھا تھا پھر دھیمے سے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا۔

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ بس مصروفیت زیادہ ہو گئی ہے اور تم، تم کہاں غائب ہو؟''

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں نے الٹا اس پر سوال داغ دیا تھا مگر وہ خاموشی سے مجھے تکتی رہی تھی۔

"تمہیں نہیں لگتا ضاد الرحمٰن، کس قدر بزدل ہو رہے ہو؟ میری محبت تمہیں خوفزدہ کر رہی ہے؟ کیوں بھاگ رہے ہو تم؟ میں نے تو تم سے کبھی کچھ نہیں چاہا۔"

کتنا مدھم تھا اس کا لہجہ...... اور میں خاموش تھا۔

"ضاد الرحمٰن محبت کچھ نہیں چاہتی محبت کے سوا...... کچھ نہیں دیتی محبت کے سوا...... اور کچھ نہیں لیتی محبت کے سوا۔ مگر تم، شاید تم نہیں سمجھو گے۔"

اس کا لہجہ عجب استدعا لیے ہوئے تھا اور میں ساکت سا اسے تکتا گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کی ضیاء کتنی بجھی بجھی سی تھی۔

میں نے اس شانے پر بہت ہولے سے ہاتھ دھرا تھا۔

"دیکھو تامیہ شاہنواز......"

میں نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر اس نے اس لمحے بہت ہولے سے میرا ہاتھ اپنے شانے سے ہٹا دیا تھا۔

"This hurt so bad zaad. Please dont do this an

بہت مدھم لہجے میں کہتی ہوئی وہ اپنی جگنوؤں سے بھری وہ نظریں جو اس لمحے بجھی بجھی سی تھیں، میرے چہرے پر سے ہٹا گئی تھی۔ پھر اس آہستگی سے پلٹی تھی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔ میں جانے کیوں ساکت سا کھڑا رہ گیا تھا۔

مجھے لگا تھا اس دن کے بعد سے وہ مجھ سے متنفر ہو جائے گی، مجھ پر لعنت بھیجے گی اور دوبارہ کبھی میرے قریب بھی نہیں آئے گی۔ مگر ایسا ہو نہیں سکا تھا اور وہ دوسرے ہی دن پھر میرے سامنے تھی۔ میں کسی قدر حیرت سے اسے تکنے لگا تھا۔ مگر وہ چلتی ہوئی بہت اعتماد سے میرے قریب آن رکی تھی۔ کچھ دیر تک بغور مجھے دیکھا تھا پھر بہت دھیمے سے مسکرا دی تھی۔

"کیا سمجھتے ہو تم، چھوڑ دوں گی میں تمہیں ضاد الرحمٰن!"

ان جگنوؤں سے بھری آنکھوں میں سے پھر وہی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ وہی جوت جل رہی تھی اور میں کس

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

قدر حیران تھا۔

''ہاں، کیا سمجھتے ہو تم اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گی میں تمہیں؟ میں تو تمہیں تب تک نہیں چھوڑوں گی ضاد الرحمٰن جب تک تم پاگل نہیں ہو جاتے میرے عشق میں۔ گوڈے گوڈے ڈبو نہ دیا تو پھر کہنا۔ مشکل میں کر دوں گی یہ جان۔ بھولنے تو نہیں دوں گی، کیا کرو گے تم؟ بولو کیا کرو گے تم، اتنی مشکل میں کیسے بسر ہو گی تمہاری ضاد الرحمٰن؟؟''

وہ اسی شرارت سے میری جانب دیکھ رہی تھی۔ میں کتنا ساکت سا اس کی سمت دیکھ رہا تھا۔ جب وہ مسکرائی تھی۔ اس مسکراہٹ میں جیسے کوئی جادو تھا جو میرے چار سو پھیل کر مجھے اپنے سنگ باندھ گیا تھا۔ وہ قدم بڑھا کر میرے کچھ اور قریب آ گئی تھی۔ پھر بہت مدھم لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

مجھے یاد کر......

تیرے بغیر بھی ہو سکے تو میں جی سکوں اور مر سکوں

کبھی تیرے آگے نکھر سکوں

کبھی اپنے آگے بکھر سکوں

مجھے یاد کر...... کہ

میں اپنا آپ بھلا سکوں

تجھے اپنا راز بتا سکوں

میرے پاس تو نہ ہو پھر بھی میں

تجھے بار بار چھپا سکوں،

میں اپنے درد کا سلسلہ تیرے آنسوؤں سے ملا سکوں

مجھے ایسا وصف نصیب ہو

تجھے زار زار بنا سکوں

یہ بھی معجزہ ہو زمین پر

itsurdu.blogspot.com http://sohnidigest.com

itsurdu.blogspot.com

تجھے کھو سکوں تجھے پا سکوں

مجھے اپنی یادوں میں رہنے دے

مجھے روک لے،

مجھے کوئی بات نہ کہنے دے

مجھے یاد کر......

کہ میں سوچتا ہی رہوں تجھے

میری فرصتوں کو کوئی پناہ نہ مل سکے

مجھے کوئی راہ نہ مل سکے،

میرے آس پاس یہیں کہیں

تیرے موسموں کی ہو سرزمین

کبھی دیکھتا ہی رہوں تجھے

کبھی ڈھونڈتا ہی رہوں تجھے

مجھے گھر بلا

مجھے شاد کر

آباد کر...... آزاد کر...... مجھے یاد کر

کتنا جادو تھا اس کے لہجے میں، مدھم آواز میں کیسی محبت بول رہی تھی۔ دھیمی سرگوشیوں میں کتنی دلربائی تھی اور میں کتنا ساکت سا اس کی سمت دیکھ رہا تھا۔

”بھول سکتے ہو تو بھول جاؤ۔ مت یاد رکھو، کوئی حوالہ بھی نہیں۔ نکل جاؤ اس دنیا سے دور۔ میری حدوں سے بھی پرے...... مگر ایسا ممکن نہیں ہو گا ضاد الرحمٰن۔ آزما دیکھو، کہیں بھی چلے جاؤ...... جاؤ...... آزاد کیا تمہیں اپنے جادو سے اپنے اسم سے۔“

اس نے اپنا نازک سا ہاتھ میرے چہرے پر عجیب جادوئی انداز میں پھیرا تھا اور دل ہی دل میں کوئی اسم

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پھونکا تھا جیسے۔ میری ساری جان میں جیسے نیا سا حسن جل گئی تھی، مگر وہ اس قدر اطمینان سے مسکرادی تھی۔

"جاؤ آزاد کیا تمہیں...... کیا کرو گے اب تم۔ جان تو اور بھی مشکل میں گھر جائے گی تمہاری۔ جی نہیں پاؤ گے چین سے۔ اک اضطراب جو تمہارے اندر سر اٹھائے گا، اس کا کیا کرو گے؟؟ ہوں!!"

بہت دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس نے مجھ پر اپنی نگاہ کی تھی۔

مجھے یاد کر

مجھے گھر بلا

مجھے شاد کر......

آباد کر...... آزاد کر...... مجھے یاد کر......!!

بہت مدھم سے جادوئی لہجے میں کہتی ہوئی وہ مسکراتی ہوئی پلٹی تھی اور اس کے قدم تفاوتوں کی کہانی لکھتے چلے گئے تھے اور میرے اردگرد کتنی سرگوشیاں چھوڑتی چلی گئی تھیں اس کی...... کتنی دیر اس کی آواز کی بازگشت میرے کمرے میں گونجتی ہوئی میرا طواف کرتی رہی تھی۔

☆......☆......☆

فاکہہ توقیر ان دنوں جانے کیوں چڑچڑی سی ہو رہی تھی۔ وہ اب میرے ساتھ پہلے والے انداز میں ملتی بھی نہیں تھی۔ بات بھی نہیں کرتی تھی اور میں جانے کیوں اس کے رویے پر پریشان ہو اٹھا تھا۔ میں نے اس پر التفات کی نوازشیں اور بھی بڑھا دی تھیں۔ اسے نیو ماڈل Civic بھی گفٹ کی تھی۔ وقتی طور پر تو وہ بہل گئی تھی۔ اس کا رویہ چند دنوں تک تو بہتر رہا تھا مگر پھر چند دنوں بعد سب اسی طرح اپنے معمول پر آ گیا تھا۔ اور یہ صورتحال یقیناً میرے لیے پریشان کن تھی۔

بہت ڈپریسڈ تھا میں ان دنوں اور اس ڈپریشن میں مزید اضافہ ماما پاپا نے یہ بتا کر کر دیا تھا کہ وہ میرے لیے یعنی ضاد الرحمٰن کے لیے تامیہ شاہنواز کو Consider کر رہے ہیں۔

گو یہ بات اس قدر اچنبھے کا باعث ہونا نہیں چاہیے تھی۔ شادی تو ایک نہ ایک دن مجھے کرنا ہی تھی اور میرے ذہن میں فقط ایک نام گونج رہا تھا، فاکہہ توقیر کا نام...... وہ کہاں تک سنجیدہ تھی میرے ساتھ، میں نہیں جانتا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

مگر میں نے اب تک اس تعلق کو کسی نہج پر لانے کے لیے نہیں سوچا تھا مگر اب جبکہ ماما پاپا نے تامیہ شاہنواز کا نام میرے سامنے رکھ دیا تھا تو صورتحال اور بھی مشکل ہو گئی تھی۔ مجھے یقیناً جلد سے جلد کوئی نہ کوئی حل ضرور ڈھونڈنا تھا۔ مگر فی الحال میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ دوسرے فاکہہ توقیر کا رویہ بھی میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اور......

''ضاد الرحمٰن محبت کچھ نہیں دیتی محبت کے سوا......اور کچھ نہیں لیتی محبت کے سوا......''

ایک مدھم دھیمی سرگوشی میرے اردگرد پھیلی تھی مگر میں تمام آہٹوں سے، آوازوں سے کان بند کرتا ہوا ایک بار پھر فرار کی راہ پر چل پڑا تھا۔

گو میں نے کوئی حتمی رائے نہیں دی تھی مگر ماما کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔ ارسلان کی شادی کے بعد تو وہ جیسے اور بھی سنجیدگی سے اس جانب سوچنے لگی تھیں۔ شاید اسی لیے انہوں نے بنا میری مرضی پوچھے پروپوزل تامیہ شاہنواز کے ہاں بھجوا دیا تھا۔

''مت بتاؤ ہمیں مگر ہم جانتے ہیں۔ عرصہ دراز کا ساتھ ہے۔ انڈر اسٹینڈنگ ہے۔ ہر جگہ ساتھ پائے جاتے ہو۔ تم دونوں سے بہتر اور کوئی کپل کیا ہوگا اور کیا درکار ہوتا ہے؟ کوئی اور لڑکی نہ تمہیں سمجھ سکے گی اور نہ ہی تم کسی اور لڑکی کو جان سکو گے۔ تامیہ شاہنواز بہترین انتخاب ہے تمہارے لیے......ہم جانتے تھے اس لیے تم سے پوچھے بغیر اسے تمہارے لیے چن لیا۔ ہمیں یقین تھا تم انکار ہرگز نہیں کرو گے۔''

ماما بول رہی تھیں اور میں چپ چاپ انہیں دیکھتا رہ گیا تھا۔

اسے خبر ہوئی تھی تو کیسی سرشاری مجھ تک پہنچی تھی۔

''چچ چچ......قید بامشقت ہونے جا رہی ہے تمہیں تو......میں نے سوچا حال احوال ہی جان لوں۔ بائے دی وے تاثرات کیا ہیں؟'' وہ میری آنکھوں کو بغور تکتے مسکرا رہی تھی۔

میں یکدم ہی چہرے کا رخ پھیر گیا تھا اور ان جگنوؤں کی ضیاء کچھ اور بھی بڑھ گئی تھی۔

''ہار گئے نا! میں جانتی تھی۔ ہار جاؤ گے تم......دم ہی کہاں ہے تم میں!'' وہ مسکرائی تھی۔

اور میں نے یکدم ہی اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ اس کے شانوں کو مضبوطی سے تھامے میں اس گھڑی اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔ انداز کسی قدر جارحانہ تھا مگر تامیہ شاہنواز کے چہرے پر اطمینان ہنوز برقرار

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

تھا۔ کتنی پراعتماد نظر آرہی تھی جیسے اسے کوئی خوف نہ تھا کسی بات کا۔ وہ اب بھی اسی طرح مسکرا رہی تھی حالانکہ میری آہنی گرفت اس کے شانوں پر تھی۔ شاید ہاتھ کے دباؤ سے میں اسے کسی قدر اذیت دینا چاہتا تھا مگر اس کے چہرے کا اطمینان ہنوز برقرار تھا جیسے اس کے لیے ہر اذیت بے معنی تھی۔

"تامیہ شاہنواز I dont like you۔"

میں تمہیں نہیں چاہتا ہوں۔ کہیں بھی نہیں ہو تم میرے اندر۔ تمہاری پرچھائیں تک نہیں ہے۔ کس بات کا گماں ہے تمہیں؟ کیا سوچتی ہو تم! کیا معجزے اس زمین پر ہوتے ہیں؟

بس میں کر سکتی ہو اپنے، جب چاہو جیسے چاہو صورتحال اپنے بس میں کر سکتی ہو۔ بہت سے اسم آتے ہیں تمہیں، کل بھیدوں سے واقفیت ہے تمہاری! جب چاہو جیسے چاہو کوئی بھی منتر پڑھ کے سب نظروں کو اپنے رنگ میں رنگ سکتی ہو۔ کیا ہو تم، ہاں؟ کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟ جادوگرنی ہو کوئی؟ اس آدم زادے پر جب چاہا اسم پھونک کر اپنے بس میں کر سکتی ہو؟ کیا بہت آسان ہے یہ تمہارے لیے؟ کیا کیا کر سکتی ہو تم ہاں؟ تم میرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر کوئی اسم پھونک کر میرے جسم سے میری جاں نکال لو گی اور پھر کوئی نیا اسم پھونک کر مجھ میں کوئی نئی جان ڈال دو گی؟ اس دل پہ ہاتھ رکھو گی اور سارے جذبے اپنے نام لکھ لو گی؟ ان آنکھوں پر اپنے لب رکھو گی تو سارے منظر روشنی سے بھر دو گی؟ رنگوں کے، باتوں کے، چہروں کے مفہوم بدل دو گی؟ نئی پہچان دے دو گی؟ میری نگاہوں میں نئے منظروں کی رعنائی بھر دو گی۔ اپنے خوابوں سے انہیں آباد کر دو گی؟ تو کیا...... یہ سب کچھ ہو جائے گا؟ تو کیا یہ آدم زاد تمہارے بس میں ہو جائے گا؟ ہاں بولو نا کیا کرو گی تم؟

کچھ ہاتھ نہیں آئے گا تمہارے۔ ضادالرحمٰن عام آدم زاد نہیں ہے تامیہ شاہنواز۔ کر ڈالو تم اپنے سارے جادو، پھونک ڈالو اپنے سارے منتر۔ کھینچ لو یہ جان۔ روک لو ان دھڑکنوں کو۔ پتھر کر دو ان آنکھوں کو۔ مگر نہیں، ضادالرحمٰن تمہارا نہیں ہو سکتا never never۔

نہیں ہے مجھے تم سے محبت۔ ہو بھی نہیں سکتی۔ پڑھو کوئی منتر، کرو کوئی ٹوٹکا، دھڑکنا سکھا دو اس دل کو اپنے لیے۔ بھر دو اس میں تم اپنی محبت! مگر نہیں......" اس نے سرنفی میں ہلایا تھا۔ "تم ایسا کچھ نہیں کر سکتیں۔ کچھ بھی نہیں۔ بہت بودے ہیں تمہارے دعوے، بہت کھوکھلے ہیں سارے ارادے۔ مجھے خوفزدہ کرنا چاہتی ہو تم، ضاد

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

الرحمٰن کو، حقیقت یہ ہے کہ تم خود خوفزدہ ہو، ڈرتی ہو اپنی شکست سے۔ اس پسپائی سے جو تمہیں توڑ کر رکھ دے گی، ہار جاؤ گی تم، یہی ڈر ستا تا رہتا ہے تمہیں اور تم......"

میں نے ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا، وہ میری طرف ساکت سی دیکھ رہی تھی جب بہت ہولے سے اسے میں نے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا اور اسے اسی طرح ساکت چھوڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔

☆......☆......☆

جانے کیا ہو گیا تھا اس شام مجھے، میرے اندر ایک غبار بھرا ہوا تھا اور جانے کیا کچھ کہتا چلا گیا تھا میں اسے۔ اس کی ساکت جامد آنکھیں یاد آتی تھیں تو مجھے کسی قدر پچھتاوا ہوا تھا۔ شاید مجھے اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہیے تھا، اس سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھے۔ کچھ بھی تھا، وہ دوست تھی میری بہترین دوست...... بچپن سے لے کر ہم نے کئی ادوار ساتھ گزارے تھے، کئی موسموں میں ساتھ بھیگے تھے، ساتھ کھیلے تھے۔ حد درجہ understandi تھی ہماری۔ ایک دوجے کی من کی باتیں بنا کہے ہی ہم جان جایا کرتے تھے لیکن جس طرح میں نے اسے جانا تھا اور جس طرح وہ کھلی تھی، یہ ٹھیک نہیں تھا۔

مجھے اس سے محبت نہیں تھی، منکشف تھا یہ مجھ پر مگر...... اس طرح نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مجھے اس کے ساتھ اس طرح harsh wording نہیں استعمال کرنا چاہیے تھی۔ اس طرح کا رویہ روا رکھنا نہیں چاہیے تھا۔

اس شام جب میں اس کا نمبر ملا رہا تھا تو میں کسی قدر شرمندہ ضرور تھا۔

"I am sorry"

مگر دوسری طرف خاموشی تھی، گہری دھند چھائی رہی تھی۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی اور میرے اندر کی وحشتیں اور بھی بڑھنے لگی تھیں۔

"تامیہ شاہنواز شرمندہ ہوں میں بہت زیادہ، شاید میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا، مجھے وہ سب کچھ تم سے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ تم جو چاہو رویہ مجھ سے روا رکھو، جو چاہے سزا دو۔ تیار ہوں میں۔ مجھے تم سے جڑنے والا یہ نیا تعلق بھی قبول ہے، میں نے بہت سوچا ہے، مجھے لگا میں غلط تھا۔ اپنی تمام غلطیوں کو قبول کرتا ہوں میں اس رشتے کو

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

قبول کرنے کے لیے میرا فیصلہ کوئی ردِ عمل نہیں ہے بلکہ میں کوئی ازالہ کرنا چاہتا ہوں، ہم ساتھ چل سکتے ہیں۔ زندگی کی راہ گزر پر ایک دوسرے کے لیے سہارا بن سکتے ہیں۔ شادی جیسی چیز کے لیے محبت کوئی ضروری نہیں ہوتی۔ ساتھ رہیں گے، ساتھ چلیں گے تو محبت بھی ہو ہی جائے گی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں تمہیں گنوانا نہیں چاہتا، اپنی اچھی دوست سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔"

میں confess کر رہا تھا مگر تبھی اس نے میری بات کاٹی تھی۔

"ترس کھا رہے ہو ضاد الرحمٰن، یہ ازالہ نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر محبت کا ازالہ کچھ نہیں، سوائے محبت کے۔ you are sic ضاد الرحمٰن۔" کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

میں ساکت سا بیٹھا رہ گیا تھا۔ یہ جانتا تھا، اس کے لیے یہ کہنا آسان نہ تھا وہ یقیناً گھٹنوں پر سر دیے رو رہی ہوگی، کمزور تھی بہت اور محبت نے تو اسے اور بھی کمزور کر دیا تھا۔

میں چابی لے کر اٹھا اور گاڑی اس کی سمت جانے والے راستے پر ڈال دی تھی۔ کچھ ہی دیر میں، میں اس کے مقابل تھا اور وہ اپنی بھیگی پلکیں اٹھائے مجھے ساکت سی دیکھ رہی تھی۔ میں چلتا ہوا اس کے قریب جا رکا تھا۔

تب وہ یکدم میرے شانے پر سر رکھے روتی چلی گئی تھی اور میں محبت جیسے ایک انجان جذبے کے متعلق تا دیر سوچتا رہا تھا۔

کیا تھی یہ محبت؟ کیسا تھا یہ احساس...... ہم دو مختلف سمتوں کے مسافر تھے اور یہ احساس ہمیں ایک راہ پر ڈال رہا تھا۔ میں جانتا تھا مجھے اس سے محبت اب بھی نہیں...... مگر ایک دوست ہونے کے ناتے میں اس کی بہت کیئر کرتا تھا اور وہ مجھے شکستہ حال نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ہم اب بھی ایک دوسرے کو سمجھتے تھے۔ ایک دوسرے کی خطاؤں کو معاف کرنے کا ظرف رکھتے تھے اور زندگی گزارنے کے لیے یہ کافی تھا۔

☆......☆......☆

میری رضامندی کے بعد گھر میں انگیجمنٹ کی تیاریاں زور پکڑ گئی تھیں۔ اس شام جب میں نے تامیہ شاہنواز کی انگلی میں رنگ پہنائی تھی، تو وہ بہت مسرور سی نظر آ رہی تی۔ اس کی جگنوؤں سی آنکھوں کی چمک اور بھی بڑھ گئی تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کے اطمینان کو ایک نیا احساس بخش دیا تھا، لیکن میرا انداز بہت چپکے چپکے

http://sohnidigest.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
وحشتوں کی نذر ہو رہا تھا۔

اس شام فاکہہ توقیر کا فون آیا تھا، وہ مجھ سے ملنا چاہتی تھی۔ میرے دل کے دھڑکنے کے عنوان یکدم بدلنے لگے تھے، میں اس تقریب کو ادھورا چھوڑ کر معذرت کر کے نکل آیا تھا۔ وہ شام میں نے فاکہہ توقیر کے ساتھ گزاری تھی اور مجھے اس کا ملال تک نہیں تھا۔ شاید اپنی دانست میں، میں نے جو کیا تھا، ٹھیک کیا تھا۔ تامیہ شاہنواز کا دل توڑنا میرے آسان نہ تھا اور خود اپنے دل کو ٹوٹتا ہوا میں دیکھ نہیں سکتا تھا۔

سچ کو لاکھ پردوں میں بھی چھپاؤ تو چھپتا نہیں۔ تامیہ شاہنواز کو ہمارے تعلق کی خبر ہو گئی تھی اور اس دن اس کی آنکھوں میں ایک عجب وحشت دیکھی تھی میں نے۔ کتنی ڈبڈبائی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی، میں سمجھا تھا مجھ سے کوئی شکوہ کرے گی، کوئی شکایت کرے گا لیکن اس کے لبوں پر اک ساکت جامد چپ تھی، کچھ نہیں بولی تھی، بس نگاہ جھکا کر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی میں پڑی چمکتی رنگ کو دیکھا تھا اور پھر اپنے ہاتھ کی اس نازک انگلی کو وہ جیسے ایک بوجھ سے آزاد کرنے لگی، بہت آہستگی سے اس نے وہ رنگ اپنی انگلی سے نکالی تھی، دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر چند ثانیے اسے دیکھا تھا اور پھر اسے میری طرف بڑھا دیا تھا۔

کچھ نہیں بولی تھی وہ، اور میں بھی تو کتنا چپ تھا۔ کس قدر آہستگی سے اس کی پھیلی ہوئی ہتھیلی سے اٹھایا تھا اور تبھی وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔ اسے روکنا چاہتا تھا میں، کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کوئی کمزور سا بہانہ، کوئی کھوکھلی سی وضاحت...... مگر نہیں! وہ نہیں رکی تھی۔ چلی گئی تھی اور اندر کی وحشتیں کچھ اور بھی بڑھتی چلی گئی تھیں۔

محبت کے حوالوں سے بچنے والوں کے لیے محبت کے پاس کوئی گنجائش نہیں...... جو محبت سے کتراتے ہیں، محبت انہیں خود سے محروم کر دیتی ہے......

یہی کہا تھا اس نے اور یہی کر دکھایا تھا۔ محروم کر دیا اس نے مجھے خود سے، اپنی محبت سے، اپنی ہمراہی کے احساس سے، چھوڑ دیا تھا اس نے میرا ہاتھ...... آزاد کر دیا مجھے ہر بندھن سے...... مگر جانے مجھے کیوں لگ رہا تھا جاتے سمے دو بھیگی پلکیں میرا سب کچھ اپنے ساتھ لے گئیں، میرا سب کچھ...... اپنا اندر مجھے بہت خالی سا لگ رہا تھا۔ جانے کیا ہوا تھا یہ مجھے، کیوں ہوا تھا، میں کچھ سمجھ نہ پایا تھا...... مگر اس سے اگلے کئی دنوں تک بہت سی وحشتیں اپنے اندر لیے طویل راہوں پر بھٹکتا رہا تھا۔ خالی ہاتھ، خالی دل اور تنہا...... کتنی بار اس کی طرف پلٹا تھا، کتنی بار

http://sohnidigest.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اسے منانا چاہتا تھا مگر اس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا تھا۔ جیسے پہچان کے سارے حوالے ختم ہو گئے تھے، جیسے یکسر اجنبی ہو گیا تھا میں اس کے لیے، میرا ہونا نہ ہونا اس کے لیے برابر ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی اور شاید محبت بھی!!

اس نے مجھے معاف نہیں کیا تھا، زندگی اور بھی مشکل ہو گئی تھی۔ اس نے مجھ سے اپنی محبت نہیں چھینی تھی، اپنے ہاتھوں کو میرے ہاتھوں پر دھر کر روح کھینچ لی تھی میری اور میں خالی رہ گیا تھا، ایک خالی جسم کے ساتھ...... کیا ہوا تھا یہ......

میں دل کو اچانک در آنے والے احساس کو کوئی نام نہ دے پایا تھا۔ شاید مجھے خوش ہونا چاہیے تھا کہ تامیہ شاہنواز نے مجھے ایک بندھن سے آزاد کر دیا تھا اور اب میں آزاد تھا اپنے من چاہے ہمسفر کا ہاتھ تھامنے کے لیے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ اس لمحے میری آنکھوں کے سامنے فاکہہ توقیر کا چہرہ نہیں تھا، میرے ذہن میں اس کا خیال نہیں تھا۔

☆......☆......☆

حالات یکساں نہیں رہتے۔ وقت ایک سا نہیں رہتا۔ فاکہہ توقیر نے بالآخر مجھے چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ اپنے گھر اپنے بچوں کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی...... شاید اسے مجھ سے محبت نہیں تھی۔ اپنی خواہشات کو پایہ تکمیل کو پہنچانے اور آسودگی حاصل کرنے کے لیے، فقط ایک مہرہ تھا میں اس کے لیے اور بالآخر اس نے مجھے استعمال کر کے وہ آسودگی حاصل کر لی تھی۔ اس نے میری جاب چھوڑ دی تھی اور دنیا کی بھیڑ میں کھو گئی تھی مگر مجھے اس کے کھونے کا ملال نہیں تھا۔ مجھے تو وہ آنکھیں نہیں بھولتی تھیں۔

وہ دو ساکت، ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں...... کتنے شکوے تھے ان میں...... کس قدر گلے اور میں...... میرے پاس کچھ بھی تو نہیں تھا اس سے کہنے کے لیے......

کتنی خاموشی تھی میرے اندر اور اس خاموشی کا پہرہ میں آج بھی اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔

مجھے وہ آنکھیں نہیں بھولتیں، پل پل مارتی ہیں اور جلتا بجھتا ہوا، ان دیکھے انگاروں پر لوٹتا رہتا ہوں۔ یہ سب کیا ہے، میں نہیں جانتا۔ مگر میں جانتا ہوں محبت نے مجھے خود سے محروم کر دیا ہے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

محبت کو رد کرنے والوں کے لیے سب سے بڑی سزا ہے یہ کہ محبت انہیں خود سے محروم کر دے اور مجھے محبت نے رد کر دیا تھا۔

تامیہ شاہنواز نے اپنی محبت مجھ سے چھین کر مجھے خود سے محروم کر دیا تھا۔ یہ سزا نہیں تو اور کیا تھا کہ میں دن رات جل رہا تھا اور سدباب کچھ نہ تھا، تدارک کچھ نہ تھا۔

اس شام جب مجھے خبر ہوئی تھی کہ تامیہ شاہنواز نے کامران ملک کو ہمسفر چننے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میرے اندر وحشتیں کچھ اور بھی بڑھ گئی تھیں۔ کتنی دیر میں خالی خالی آنکھوں سے دور تک پھیلے رستوں کو تکتا رہا تھا۔ کتنے بے سمت راستے تھے، کہیں کوئی نشان منزل نہ تھا۔ کہیں کوئی راستہ نہ تھا، کس قدر اکیلا تھا۔ محبت مجھے خود سے محروم کر گئی تھی اور بس میں جل رہا تھا۔

اس شام میں کتنی دیر تک انہی بے سمت راستوں پر گاڑی دوڑاتا رہا تھا مگر میرے اندر کی خاموشیاں اسی طور قائم رہی تھیں، وحشتیں کچھ اور بھی بڑھ گئی تھیں۔

تیرے واسطے میں تارا تارا اجلا
کہکشاں کی طرح
لمحوں کے پیچھے ہے کوئی تو
لمحہ ایسا بھی
جو بیگانہ بھی ہے اپنا بھی
جہاں ٹھہرے یہ لمحہ
وہیں سے تو آگے جانا ہے
تیری محبت کم نہیں
میں تارا تارا اجلا
کہکشاں کی طرح
تیرے واسطے میں

http://sohnidigest.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ان گنت یادیں بکھری ہوئی تھیں میرے اردگرد۔ اس کی آنکھوں کے جگنوؤں کی روشنی جیسے میرے اندر پنہاں تھیں اور اس نے مجھے خود سے محروم کر دیا تھا۔

میں نے اس کے گھر کے سامنے گاڑی روکی تھی، پر وحشت نظروں سے برقی قمقموں سے روشن گھر کو دیکھا تھا جس کی دہلیز پار کر کے کچھ نئے حوالوں سے بندھ جانا تھا۔

وہ سجی ہوگی......

اس کا پور پور مہکا ہوگا

اس کے روپ رنگ نرالے ہوں گے......

وہ جادوگر سی لڑکی اس لمحے کیسی جادو سی لگ رہی ہوگی۔ سرخ زرتار آنچل نے اس کے روپ رنگ کو اور بھی نکھار دیا ہوگا......

کانوں میں پڑا جھمکا کیا کیا سرگوشیاں نہ کر رہا ہوگا۔

وہ دلہن بنی کیسی اپسرا لگ رہی ہوگی......

جگنوؤں سے بھری ان آنکھوں کی جوت اس دن کتنی نرالی ہوگی......

وہ محبت سی لڑکی جس کا پور پور محبت تھا......

جو سر سے پاؤں تک محبت ہی محبت تھی......

اور اس نے مجھے خود سے محروم کر دیا تھا......

جی چاہتا تھا جگنوؤں سے بھری ان آنکھوں کو دیکھوں، اس چہرے کو دیکھوں جو میری طرف تکتا تھا تو کچھ اور سنور جاتا تھا۔ اس لہجے کو سنوں جو صرف محبت کے بول بولتا تھا۔ کس قدر آشنا تھا وہ لہجہ مگر آج......کیسی صدیوں کی دوری آن پڑی تھی۔

میرے اندر الاؤ کچھ اور بڑھنے لگے تھے۔ پیاس کی شدت اور بڑھنے لگی تھی۔ بس اک نگاہ کی پیاس......

اور میں گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا تھا۔ میرے قدم ہجوم کو چیرتے ہوئے اندر کی جانب بڑھنے لگے تھے۔ جانے کیوں مجھے لگ رہا تھا، وہ نگاہ منتظر ہوگی، اب بھی رستہ تکتی ہوگی۔ کتنی عجیب بات تھی، اس کی زندگی کے

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اہم ترین دن پر میں آج بھی خالی ہاتھ تھا۔ وہ محبت کی لڑکی جو ہمیشہ محبت دان کرتی تھی۔ میرے پاس آج بھی اسے دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ میں اس کے کمرے کی دہلیز کے بیچوں بیچ جارکا تھا۔ اس نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا تھا، اس کی نگاہ ساکت رہ گئی تھی۔ میں بھی بنا کچھ کہے چپ چاپ اس کی سمت تکتا رہا تھا۔ کچھ بھی نہیں تھا میرے پاس اسے کچھ کہنے کے لیے اور دینے کے لیے......

میرے اندر کی خاموشیاں اور بھی بڑھ گئیں۔ بے کلی سوا ہو گئی تھی۔ الاؤ مجھے اور بھی جھلسانے لگے تھے شاید اس نگاہ سے میں جل جاتا، تبھی یکدم پلٹا تھا اور قدم باہر کی جانب بڑھانے لگا تھا لیکن ایک دم اندر کی جانب سے اٹھنے والے شور نے میرے قدم جامد کر دیے۔

تامیہ!

تامیہ!

ایک عجب چیخ و پکار مچ گئی تھی۔ میرا دل جیسے بند ہونے لگا تھا۔ میں یکدم پلٹا تھا اور بھاگتا ہوا کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں ایک ہجوم کے درمیان تامیہ شاہنواز آڑی ترچھی پڑی تھی۔

تامیہ!!

تامیہ!!

اردگرد ہجوم چیخ رہا تھا سب اسے پکار رہے تھے مگر وہ خاموش تھی۔ وہ آنکھیں اسی طور کھلی، ہوئی تھی مگر کس قدر ساکت! کس قدر بے رنگ......

ہمیشہ جگنوؤں کی طرح چمکنے والی ان آنکھوں کی جوت بجھ چکی تھی۔ کوئی ضیاء باقی نہیں بچی تھی۔ میں دیوانہ وار لپکا تھا۔

تامیہ!!

تامیہ!!

میں نے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر جھنجھوڑ دیا تھا۔ مگر اس کے ساکت وجود میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔

تامیہ!!

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں نے اسے ایک بار پھر دیوانہ وار پکارا تھا مگر آج اس کا تغافل میرے تغافل سے کئی گنا بڑھ گیا تھا۔ وہ التفات سے بھری، محبت سے بھری نگاہ آج خاموش تھی۔ وہ محبت سی لڑکی، آج بالکل خاموش تھی۔ اسے اس کی محبت نے مار دیا تھا۔

میں دیوانہ وار اسے پکارتا چلا گیا تھا مگر اس کے بے جان وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔

منزلوں کی حقیقت بہت مختلف ہے ضادالرحمٰن۔ کبھی کبھی نگاہ کے سامنے ہوتی اور نگاہ سے اوجھل ہو جاتی اور کبھی کبھی...... قدم راستوں کی خاک ہو جاتے ہیں اور ہاتھ کچھ نہیں آتا!! لگن کو بڑھانا ضروری ہے مگر اس کے ساتھ کھلی آنکھوں کے ساتھ صحیح سمت کا تعین کرنا بھی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ منزل، راستے، سفر سب خواب ہو جائیں، خاک میں مل جائیں اور...... اور باقی کچھ بچے ہی نا...... پچھتانے کے لیے بھی نہیں! میں محبت ہوں ضاد الرحمٰن، کہاں تک بھاگ سکو گے مجھ سے؟

چلو لکھ کر رکھ لو...... ایک دن پاگل نہ کر دیا تو کہنا۔ یہ دن یہ لمحہ...... یہ بھیگتا ہوا موسم...... سب گواہ ہیں میرے ضادالرحمٰن...... پاگل کر دوں گی تمہیں......

ڈھونڈتے پھرو گے مجھے...... ہر سمت اپنے چار سو۔ دیوانہ وار لپکو گے میری جانب مگر تب میں تمہارے ہاتھ نہیں آؤں گی۔

کیا سمجھتے ہو ضادالرحمٰن...... اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں۔ مشکل کر دوں گی جان...... بھولنے تو نہیں دوں گی۔ کیا کرو گے تم...... اتنی مشکل میں کیسے بسر ہو گی ضادالرحمٰن......

مجھے اپنی یادوں میں رہنے دے

مجھے روک لے

مجھے کوئی بات نہ کہنے دے

مجھے یاد کر!!

کتنی بازگشت تھی۔ کتنی صدائیں تھیں اس دلکش لہجے کی فضا میں...... میرے ارد گرد جیسے اک ہجوم سا لگا ہوا تھا اس کی یادوں کا...... مگر وہ، ہاں وہی نہیں تھی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں نے بہت ہولے سے اس کی آنکھوں کو چوم لیا تھا۔ پھر بہت آہستگی کے ساتھ اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے تھے۔

”محبت کچھ نہیں دیتی......محبت کے سوا......اور محبت کچھ نہیں لیتی محبت کے سوا۔“

تامیہ شاہنواز کی مدھم سرگوشی پھر میرے اردگرد مرا طواف کر رہی تھی۔ کتنے بہت سے آنسو میری آنکھوں سے لوٹتے ہوئے بکھرتے چلے گئے تھے۔

محبت نہیں رہی تھی......

چلی گئی تھی......

مجھ سے روٹھ کر......بنا بولے، بنا بات کیے۔

بہت سی سرگوشیاں اور اک طویل بازگشت پیچھے چھوڑ گئی تھی اور مجھے جیسے اس بازگشت کے سنگ جینا اور مرنا تھا۔

میرے اندر کتنے الاؤ دہکنے لگے تھے۔

اک آدم زاد یکدم ہی دام اسیر ہوا تھا۔

یکدم ہی اس نے محبت کی زمین پر قدم دھرے تھے۔

بہت سی حقیقتوں سے روشناس ہوا تھا......

بہت سے در کھلے تھے اس پر......

مگر اس عہد میں......

اس دور میں وہ تنہا تھا۔

اپنی تنہا محبت کے ساتھ

بہت سے پچھتاوے تھے اس کے ہاتھ مگر اب تدارک کا وقت کہیں کھو چکا تھا۔

محبت نہیں رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com http://sohnidigest.com